وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

ترجمہ دقائق الاخبار کا احوال قیامت میں
حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد
بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ
علیہ

صبح کا ستارہ

تالیف کیا ہوا قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولوی محمد عباس بن ناصر علی
المورخ بن فضل اللہ العلامۃ الجاجموی غفر اللہ لہم کا اسوقت میں
بالکل کمیاب تھا اسواسطے ضعیف نحیف قاضی محمد ابراہیم
بن قاضی نور محمد نے معرفت امۃ نور الدین
بن جیوا خان کے مطبع حیدری

میں جزیرہ معمورہ بمبئی کے بتاریخ بستم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۳ ہجری مقدسہ نبوی میں حلیۂ طبع پہنایا

حمد اس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہے اور درود و سلام اُس نبی پر جو سب نبیوں کا
خاتم ہے بعد ازاں عاصی ... محمد علی المدعو ... بن محمد فضل اللہ العلامۃ الحجابی ...
عفی اللہ عنہم کہتا ہے کہ سنہ بارہ سو اکیاس ہجری میں بسبب ... کے
... زندگانی ... سخی و شجاع و مجاہد تھا اور ... والد ... انتقال کیا ... لیکن
وقائق الاخبار کو کہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے موت
کے احوال میں تصنیف کی تھی مغلق عربی سے سلیس اردو میں ترجمہ کیا تا فائدہ اُسکا
عام ہو جاوے اور ثواب اُسکا میں ... دونوں کو پہنچے اور جو شخص اس
کتاب سے فائدہ پاوے اور نفع اٹھاوے اُس سے امید ہے کہ اس مغموم کو اور
اس کے والدین مرحوم کو اپنی دعا سے محروم نہ کرے اور اصل کتاب میں جس نے کچھ
کمی و بیشی نہیں کی مگر بعضے جگہ نہیں لکھا ورق بالقصد اختصار اور نام اس ترجمے کا
صبح کا ستارا ... اس واسطے کہ یہ زمانہ بھی آخری ہے اور اس میں احیا و قتل
کا حال بھی مستور ہے اور خلق کو اس سے ہدایت بھی حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالی

۱۲۱۰

پہلا باب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے ایک درخت پیدا کیا جسمیں چار شاخیں تھیں
سو شجرۃ الیقین اسکا نام رکھا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو سفید موتی
کے پردے میں طاؤس سا بنا کر اس درخت پر بیٹھایا اسنے ستر ہزار برس اسپر تسبیح
کہی بعد ازاں حیا کا آئینہ پیدا کر کے اسکے آگے دھرا جب طاؤس نے آئینے میں اپنی
صورت دیکھی نہایت ہی حسین وجمیل وزیبا وشکیل تب حق تعالی سے حیا کی اور پانچ
دفعہ حق تبارک وتعالی کو سجدہ کیا سو یہی سجدے اسپر فرض موقت ہو گئے کہ حق
تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکی امت کو پنج وقتہ نماز کا حکم کیا پھر حق تعالی
نے اس نور کے طرف دیکھا تب شرم سے وہ پسینا پسینا ہو گیا سو اسکے سر
کے عرق سے فرشتے پیدا ہوئے اور چہرے کے عرق سے عرش کرسی لوح قلم چاند
سورج تارے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور سینہ کے عرق سے انبیا و رسل و علما
و شہدا و صلحا اور ابروں کے عرق سے سب اہل ایمان اور کانوں کے عرق سے یہود
و نصارے و مجوس وغیرہم کی ارواح اور پشت کے عرق سے بیت المعمور و کعبہ و بیت المقدس
اور ساری دنیا کی مسجدوں کی زمین اور پاؤں کے عرق سے زمین پورب سے پچھم تک اور
جو کچھ اس میں ہے سب پیدا ہوا پھر حقتعالی نے فرمایا کہ اے نور میرے حبیب کے
نظر کر سو اسنے دیکھا اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور
بائیں ایک نور یہ چاروں یار تھے رضی اللہ تعالی عنہم پھر اس نور نے ستر ہزار برس
تسبیح کہی تب حق تعالی نے اس سے ارواح انبیا کو پیدا کر کے ان سے لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہلایا پھر عقیق سرخ سے ایک قندیل شفاف بنائی اور محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی صورت کو جسطرح دنیا میں تھی اسیطرح بنا کر قندیل میں رکھا اور تمام روحوں نے
اسکے گرد طواف کیا اور سو برس تک تسبیح وتہلیل کی پھر خدا تعالی نے سب کو

حکم کیا کہ اسکی طرف دیکھیں سنو جسنے آپ کے سر مبارک کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور
جس نے پیشانی مبارک کو دیکھا امیر عادل ہوا اور جس نے آپ کے بھونؤں کو دیکھا نقاش
ہوا اور جس نے کانونکو دیکھا صاحب تمتع و صاحب اقبال ہوا اور جس نے آنکھونکو دیکھا حافظ
قرآن ہوا اور جس نے رخسارونکو دیکھا سخی و عاقل ہوا اور جس نے بینی کو دیکھا طبیب
و عطار ہوا اور جس نے ہونٹھونکو یا دانتونکو دیکھا خوبرو ہوا اور جس نے منھ مبارک کو دیکھا
روزہ دار ہوا اور جس نے زبان کو دیکھا پادشاہون کا قاصد ہوا اور جس نے حلق کو دیکھا
واعظ و مؤذن ہوا اور جس نے داڑھی کو دیکھا جہاد کرنیوالا ہوا اور جس نے گردن کو دیکھا
تاجر ہوا اور جس نے دونو بازؤنکو دیکھا تیغ زن اور نیزہ باز ہوا اور جس نے صرف داہنے
بازو کو دیکھا حجام ہوا اور جس نے صرف بائین بازو کو دیکھا جلاد ہوا اور جس نے داہنی
ہتھیلی کو دیکھا صراف ہوا اور جس نے بائین ہتھیلی کو دیکھا ناپنے تولنے والا ہوا اور
جس نے دونو ہتھیلیون کو دیکھا سخی و صاحب کسب ہوا اور جس نے دونو ہاتھون کے پشت
کو دیکھا بخیل ہوا اور جس نے داہنے ہاتھ کی انگلیون کو دیکھا کاتب ہوا اور جس نے بائین
ہاتھ کی انگلیون کو دیکھا درزی ہوا اور جس نے سینہ کو دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جس نے
پشت کو دیکھا متواضع اور شرع کا مطیع ہوا اور جس نے پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جس نے
شکم کو دیکھا قانع و زاہد ہوا اور جس نے زانو کو دیکھا راکع و ساجد ہوا اور جس نے پائونکو
دیکھا شکاری ہوا اور جس نے قدم کے نیچے دیکھا بڑا چلنے والا ہوا اور جس نے
پرچھائین کو دیکھا سرودی ہوا اور جس نے نہ دیکھا یہودی و نصرانی و کافر و سرکش
ہوا اور جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر مقرر کیا قیام الف کے
مانند اور رکوع حے کے مانند اور سجدہ میم کے مانند اور نشست دال کے مانند
اور خلق کو لفظ محمد کی صورت پر پیدا کیا سر میم کی طرح گول اور دونو ہاتھ حے کے
مانند اور شکم میم کے مانند اور دونون پائون دال کے مثال اور کوئی کافر ان کی

صورت پر چلایا جائیگا بلکہ صورتین انکی بدل دیجائیگی تمام ہو پہلا باب مترجم کہتا

ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے سب کچھ

پیدا ہوا تو سگ و خوک و کافر بھی اسی سے ہوئے اور اس سے اسکا نجس ہونا

لازم آتا ہے کہ ہم نین نور محمدی اصل تمام اشیا کا ہے اور فروع کے آثار و احکام اصل پر

جاری نہین ہوتے دیکھو مٹی سے سبزہ اور دانہ پیدا ہوتا ہے اور سبزی اور

دانے سے جانوران کا گوشت اور یہ سب ملکر انسان کی غذا ہوتی ہے اور وہ غذا

مرد کی پشت پر پہنچ کر نطفہ بنتی ہے اور عورت کے سینہ پر پہنچکر دودھ اور رگون ان

پہنچکر خون اور مثانہ مین جاکر بول اور ہر جگہ بنیا ہے اور بنیاتہ پیدا کرتی ہے اور مٹی انکی

علمون اور اثرون سے مبرا ہے اسیطرح سیاہی کہ دوات مین ہے سب حرفون کی

اصل ہے لیکن قرآن کے حروف جب اس سے بنتے ہین تب یہ حکم پیدا کرتی ہے

کہ ناپاک آدمی اسکو نہ چھوئے اور یزید و شیطان کا نام جب اس سے لکھا جاتا ہے

تو قابل تعظیم نہین ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امی اسی واسطے کہتے ہین

کہ سب اشیا کی اصل ہین کیونکہ ام کا لفظ زبان عرب مین بمعنی اصل کے آتا ہے جیسے ام القری

مکہ کے سب گاؤن کا اصل ہے اور ام الکتاب سورۂ فاتحہ کہ تمام قرآن بطریق اجمال اسمین

مندرج ہے اور اسیطرح ام الدماغ و ام الامراض وغیرہ ذالک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدایش مین

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو ملک

ملک کی خاک سے پیدا کیا سر کعبہ کی خاک سے اور سینہ دحنا کی خاک سے اور

پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونو ہاتھ ایوب کی مٹی سے اور دونو پاؤن بچھم کی

مٹی سے اور ایک روایت یہہ ہے کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک

بہشت کی خاک سے اور دانت ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبہ کی خاک سے

ہڈیان پہاڑ کی خاک سے اور بعضی اعضا بابل کی خاک سے اور پشت عراق کی خاک
سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور آنکھین حوض
کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تھا اس سبب سے عقل وفہم
ونطق کا مکان ہوا اور منھ کہ بہشت کی خاک سے تھا محل زینت ہوا اور آنکھین کہ حوض
کوثر کی خاک سے تھین موضع ملاحت ہوئین اور دانت کہ ہند کی خاک سے تھے
جائے حلاوت ہوئے اور ہاتھ کہ کعبہ کی خاک سے تھے مقام سخاوت ہوئے
اور پشت کہ عراق کی خاک سے تھی قوت کی جگہ ہوئی اور وہ بعضے اعضا کہ خاک
بابل سے تھے موضع شہوت ہوئے اور استخوان کہ پہاڑ کی خاک سے تھے مضبوطی اور
قدرت کی جگہ ہوئی اور دل کہ فردوس سے تھا معدن ایمان وعرفان ہوا اور زبان کہ طائف
سے تھی مکان شہادت کی یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہنے کی ہوئی اور آدم علیہ السلام
کے بدن میں نو دروازے بنائے سات چہرے مین دو آنکھین دو کان دو نتھنے ایک منھ اور
دو موضع مخصوص اور اسکو پانچ خواص دیئے بصر وسمع وذوق وشم ولمس اور جب روح
کو حکم دیا کہ اسکے منھ مین داخل ہوئے روح دو سو برس تک اسکے گرد پھری
پھر آنکھون مین اتری اور جسم کو دیکھا تو مٹی پایا پھر جب کانون مین پہونچی فرشتون کی تسبیح
سنی پھر بانسے مین اتر کر چھینکی اور پیشتر اس سے کہ چھینک سے فراغت پاوے
حق تعالی نے اسے الحمد للہ کہنا سکھا دیا پھر جب اس نے الحمد للہ کہا تب خدای تعالی
نے فرمایا یرحمک ربک یا ادم پھر سینہ مین اتر کر اٹھنے کا ارادہ کیا لیکن اٹھ نہ سکی اسی
معنی مین حق تعالے نے فرمایا وکان الانسان عجولا یعنے آدمی ہے اجلد باز پھر
پھر جب پیٹ مین پہنچی کھانیکی محتاج ہوئی پھر تمام بدن مین پھیل گئی تب ساری مٹی خون وگوشت
ورگ وپی بنگئی پھر حق تعالی نے اسے ناخن کا لباس پہنا دیا سر سے پاؤن تک
سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر دن اسکا حسن بڑھتا تھا پھر جب اس نے گناہ کیا وہ خلعت

اُتار لیگئے اور ذرا سا نشان یادگار کے واسطے انگلیون مین چھوڑ دیا گیا پھر جب اللہ تعالیٰ
آدم علیہ السلام کو بنا سنوار چکا اور روح اُنکے بدن مین داخل ہو چکی نور محمد صلی اُنکے ماتھے
پر تو چمکر ماہ دو ہفتہ کے مانند چمکا پھر انھین بہشتی تخت پر بٹھلایا اور فرشتون نے کہار بنکر سو
برس تک اُنکو اسمانون کی عجائبات دکھلائے پھر اُنکے واسطے مشک خالص سے ایک
گھوڑا پیدا کیا گیا جسکا نام میمونہ تھا اور موتی مونگے کے دو بازو رکھتا تھا سو آدم علیہ السلام
اُسپر سوار ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام نے اُسکی باگھ پکڑی اور میکائیل و اسرافیل داہنے
بائین جلو مین چلے اور آسمانون کا تماشا اُنکو دکھلایا اور وہ فرشتون کو سلام کرتے
تھے اور کہتے تھے السلام علیکم سو فرشتے کہتے تھے وعلیکم السلام پس حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ اے آدم تیرے اور تیری ایمان دار اولاد کے درمیان قیامت تک یہی تحیت رہیگا
تمام ہوا دوسرا باب مترجم کہتا ہے یہان سے معلوم ہوا کہ جو اس وقت کے بہتیرے مسلمان
بجائے السلام علیکم کے بندگی مجرا آداب وغیرہ نئے نئے انوٹھے الفاظ کہتے ہین جنھین
شرع نے نہین بتایا سو انکا کہنا اچھا نہین کیونکہ اسمین قدیمی سنت کا ترک کرنا اور نئی باتون
کا اپنی طرف سے ایجاد کرنا لازم آتا ہے اور مشکوٰۃ مین ہے کہ اسلام سے پہلے لوگ
آپسمین اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا کہتے تھے جب اسلام پھیلا اسکے بجائے السلام علیکم مقرر
ہوا اور وہ متروک ہوا اور ہند مین ایک اور یہہ رسم ہے کہ اگر اہل حرفہ وغیرہ جو چھوٹی
امت کہلاتے ہین بڑے آدمیون سے السلام علیکم کہین تو وہ لوگ خدا بھر خفا ہون
اور ان بیچارون کو ایذا پہنچاوین سو علاج اسکا یہہ ہے کہ چھوٹے لوگ بجائے السلام علیکم
کے فقط سلام یا میان سلام یا سلام صاحب یا سلام جی کہین کیونکہ حذف کرنا
علیکم کا روا ہے قال اللہ تعالیٰ قَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ

تیسرا باب فرشتون کی پیدایش مین

جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے چار فرشتے بزرگ پیدا کئے اسرافیل و میکائیل و جبرئیل

و ملک الموت یعنے عزرائیل علیہم السلام اور تدبیر عالم کی انکے سپرد کی پس جبرئیل علیہ السلام
کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینھہ برسانے اور رزق پہنچانے پر مقرر کیا
اور عزرائیل علیہ السلام کو روحون کا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام نے حق تعالی سے ساتون آسمانون
اور ساتون زمینون کی قوت مانگی سو حق تعالی نے عنایت کی اور ہواؤنکی قوت اور پہاڑون
کی قوت اور جن و انسان کی قوت اور چوپایون کی قوت مانگی سو وہ بھی عنایت کی اور
انکے سر سے پاؤن تک زعفرانی بال ہین اور بہت منھہ اور بہت زبانین ان بالون مین
چھپی ہین سو وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیون مین تسبیح کہتے ہین اور انکے ہر ایک سانس
سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے سو وہ سب کے سب قیامت تک اللہ تعالی کی تسبیح
کہتے ہین اور وہ مقرب ہین اور عرش کے اٹھانے والے اور کرام الکاتبین اور سب
اسرافیل علیہ السلام کی صورت ہین اور ہر روز اسرافیل علیہ السلام تین بار جہنم کی طرف
دیکھتے ہین اور بدن انکا ملا کر کمان کے چلّے موافق ہو جاتا ہے پھر بہت روتے ہین
اور زاری کرتے ہین اور اگر حق تعالی انکے آنسؤنکو نہ روکے تو ساری زمین آنسوؤن سے
بھر جائے اور نوح علیہ السلام کا سا طوفان ظاہر ہوا اور اتنے لا شتے چھوڑے ہین کہ اگر
سارے دریاؤ نالے پانی انکے سر پر ڈالین تو ایک قطرہ زمین پر نہ گرے اور میکائیل
پانسو برس بعد اسرافیل کے پیدا ہوئے انکے سر سے پاؤن تک زعفرانی بال ہین
اور زبرجد کے بازو ہین اور ہر بال مین دس لاکھ زبانین ہین اور دس لاکھ آنکھین سو
ہر آنکھ سے روتے ہین تا حق تعالی مومنون پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت
مانگتے ہین اور ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندین ٹپکتی ہین اور ہر بوند سے ایک فرشتہ
میکائیل کی صورت پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہین اور وہ میکائیل کے
مددگار اور نوکر ہی کہلاتے ہین اور مینھہ پر اور سبزی پر اور میوون پر اور رزق پر معین ہین کہ

کو ندوریا ہین اور کوئی پھل درختو نمین اور کوئی گھاس ہا نمکا زمین پر نہین جسپر ایک موکل میکائیل ع کا نہوا اور جبرئیل پانسو برس بعد میکائیل ع کے پیدا ہوتے انکے ایک ہزار چھ سو بازو ہین اور سر سے پانون تک زعفران سے بال اور دو نو آنکھون کے بیچو بیچ مین سورج دور ہر بال پر چاند اور تارے ہین ہر روز تین سو ساٹھ دفعہ نور کے دریا مین بیٹھتے ہین اور جب نکلتے ہین تو انکے بازوؤن سے جتنے قطرے گرتے ہین اتنے ہی فرشتے جبرئیل ع کی صورت پیدا ہوتے ہین اور قیامت تک تسبیح کہتے ہین اور وہ روحانی کہلاتے ہین اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت پیدا ہوا اسرافیل ع کی سی تب

چوتھا باب موت کی پیدایش مین

قوله تعالی خلق الموت والحیوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالی نے موت کو ہزار ہزار برس مین پیدا کیا آسمانون اور زمینون سے ہزار اور ستر ہزار زنجیرون مین اسے جکڑا اور زنجیر اتنی لمبی کہ اگر ہزار برس چلیے تو اسکا چھور نہ ملے اور فرشتے اسکے پاس نجاتے تھے اور اسکا مکان نہ جانتے تھے لیکن اسکی آواز سنتے تھے پر آدم علیہ السلام کے وقت تک نجانتے تھے کہ وہ کون ہے بعد ازان حق تعالی نے ملک الموت کو فرمایا کہ مینے تجھکو موت پر مسلط کیا ملک الموت نے کہا یا رب کیا چیز ہے تب حق تعالی نے پردے اٹھا دئے اور ملک الموت نے موت کو دیکھا پھر حق تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ سب کھڑے ہو اور موت کو دیکھو سو جب سب کھڑے ہوئے تب موت کو فرمایا کہ اپنے بازوؤن سے اترے اور اپنے سب آنکھین کھولے پس جب موت ... سب فرشتے بیہوش ہو کر گر پڑے اور ہزار سال کے بعد ہوش مین آئے اور کہا یا رب اس سے بڑا بھی کچھ تو نے پیدا کیا ہے فرمایا مین نے اسے پیدا کیا ہے اور مین بزرگ تر ہون اور سب خلق اسے چکھیگی پھر فرمایا کہ اے عزرائیل مینے تجھکو اسپر مسلط کیا عزرائیل نے کہا یا رب مین اسے کس بل بوتے سے پکڑون یہ تو جیسی ہی بڑی ہے تب حق تعالی نے ... لیا

زور بخش کہ اسنے موت کو پکڑ لیا اور موت اسکے تابع ہوگئی اور کہنے لگی یا رب مجھے حکم دے
تو ایکبار آسمان مین صدا کرون فرمایا اچھا ندا کر تب موت نے کڑک کر چنگھاڑا کہ مین وہ ہون
کہ ہر دوست کو جدا کرونگی اور جورو خصم مین جدائی ڈالونگی مین وہ ہون کہ بالون کو بیٹون سے
الگ کرونگی اور بھائیون کو بہنون سے بچھڑاؤنگی مین وہ ہون کہ بنی آدم کی قوتین گھٹادونگی اور
سب کے بل بوتے ڈھادونگی اور گھرون اور شہرون کو اجاڑونگی مین وہ موت ہون کہ تمکو ہلاک
کرونگی اگرچہ مضبوط مضبوط برجون مین جاکر چھپو مین وہ ہون کہ کوئی مخلوق مجھسے جان بر نہوسکے اور جب
موت کسی پر اترتی ہے تو ایک صورت بنکر اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تب جی بولتا
ہے کہ تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے کہتی ہے مین موت ہون تجھے دنیا سے نکالونگی اور تیری
اولاد کو یتیم کرونگی اور تیرے بیبیون کو رانڈ بناؤنگی اور تیرا مال تیرے وارثون کو دلواؤنگی جنھین
تو زندگی مین بچاتا تھا اور تو نے آج تک اپنے واسطے نیکی نہ کمائی ثواب مین آپہونچی یہہ سنکر
جی منھہ پھیر لیتا ہے تب موت دوسرے طرف سے اس کے سامنے جا حاضر ہوتی
ہے اور کہتی ہے تو مجھے نہین پہچانتا مین وہی ہون جس نے تیرے ماباپ کی جان قبض کی
اور تو کھڑا دیکھتا تھا اب تجھلو بینے آئی ہون تا اولاد تیری دیکھے مین وہ موت ہون جس نے
اگلے بڑے بڑے گروہون کو ہلاک کیا پھر کہتی ہے بتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جی کہتا
ہے کہ مینے اسے مکار و غدار و بیوفا پایا پھر حق تعالی دنیا کی صورت اسکے سامنے بھیجتا ہے
وہ کہتی ہے کہ اے گنہگار شرماتا نہین تو نے مجھہ مین گناہ کیا اور آپ کو نافرمانیون سے باز
نہ رکھا اور حرام و حلال مین فرق نکیا اور سمجھا کہ مین دنیا سے جدا نہونگا سو مین تجھسے اور
تیرے عمل سے بیزار ہون اور مال آکر کہتا ہے اے گنہگار تو نے مجھے ناحق طرح سے کمایا اور
غریب غربا کو ندیا آخر آج مین دوسرے کے ہاتھہ پڑا قوله تعالى يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ یعنے اس دن مال و اولاد فائدہ نہ دینگے
مگر جو اللہ تعالی کے پاس لاوے ایک دل لیکر جو ماسوای اللہ سے فارغ و سلامت ہو

بعد ازان موت روح کو لے لیتی ہے اگر مومن ہے تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہے تو شقاوت کے ساتھ

پانچوان باب اس ذکر مین کہ موت کسطرح روح لیتی ہے

کتاب البوی مین مقاتل بن سلیمان مفسر رح سے منقول ہے کہ ملک الموت کا ایک تخت ہے ساتوین آسمان مین نور سے بنا ہوا جس کے ستر ہزار پائے ہین اور ملک الموت کے چار بازو ہین اور ہر جاندار کے مقابل اسکے بدن مین منھ اور آنکھین اور ہاتھ ہین سو جو منھ اسکا جس شخص کے مقابل ہے اوسی منھ سے اسکو دیکھتا ہے اور اسی ہاتھ سے اسکی جان قبض کرتا ہے اور بعد قبض کرنیکے وہ منھ اور ہاتھ ملک الموت کے بدن سے جاتا رہتا ہے اور ایک پاؤن ملک الموت کا دوزخ کے پل پر ہے دوسرا بہشت سے تخت پر اور بدن اتنا بڑا ہے کہ اگر سارے دریا ولکا پانی اسکے سر پر ڈالین تو ایک بوند زمین پر نہ گرے اور کہتے ہین کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہے جیسے ایک خوان طرح طرح کے کھانون سے بھرا ہوا کسیکے سامنے رکھا ہو کہ جو چیز چاہے اسمین سے کھا لیوے اور کہتے ہین کہ جب خلق فنا ہو جائیگی ملک الموت کے بدن کی تمام آنکھین بند ہو جائینگی مگر آٹھ اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و عزرائیل اور چار عرش کے اٹھانے والے اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے اور جتنے افراد مخلوقات کے ہین اتنے ہی اسمین پتے ہین سو جب بندیکی عمر تمام ہوتی ہے اور چالیس دن زندگی کے باقی رہ جاتے ہین ایک پتا ٹوٹ کر عزرائیل علیہ السلام کی گود مین آگرتا ہے عزرائیل کو خبر ہو جاتی ہے اور اسکی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتے ہین اور جسکا یہ پتا گرتا ہے اسی دن سے وہ شخص آسمان پر مردہ مشہور ہوتا ہے اگرچہ دنیا مین چالیس دن تک زندہ رہتا ہے اور

کہتے ہیں کہ جب کسی کی عمر تمام ہوتی ہے تب وہ فرشتہ جو اسکے دم و نفس پر موکل ہے
ملک الموت سے کہتا ہے کہ فلانے کی سانسیں پوری ہو چکیں اور جو اسکے رزق اور
عمل پر متعین ہے کہتا ہے کہ اسکی روزی اور اسکے سب کام تمام ہوئے اور حق تعالی نے
ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جسکا نام ملک الارحام ہے اسکا یہ کام ہے کہ نطفہ میں اس جگہ
کی مٹی ملا دیتا ہے جس جگہ وہ شخص مر گیا سو بندہ اسی جگہ آتا ہے اور آخر وہیں
مرا کرتا ہے جہاں اسکی موت مقدر ہے قوله تعالی قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ یعنی کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منافقوں کو اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے اور
تم کہتے کہ ہمارے سب قصے ہماری تو جاہ پر یعنی تو بھی باہر نکلتے تم میں سے وہ لوگ جن پر مارا
جانا لکھا تھا اپنے پڑاؤ پر یعنی جس جگہ میں انھیں مارا جانا لکھا تھا وہاں آموجود ہوتے اور
کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پہلے زمانے میں ظاہر ہوتے تھے سو ایک دن
سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے اور ایک جوان کو جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا بھر نظر دیکھا
جوان اٹھ بیٹھا جب ملک الموت چلے گئے جوان نے کہا یا حضرت ہوا کو فرمائیے
کہ مجھے ہند میں پہنچا دے حضرت نے ویسا ہی کیا ایک گھڑی بعد پھر ملک الموت آئے
تب سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تم اس جوان کو کس سبب سے دیکھتے تھے ملک
الموت علیہ السلام نے کہا مجھے حکم ہوا تھا کہ آج ہی چین میں اس شخص کی روح قبض
کروں میں اسکو تمہارے پاس بیٹھا دیکھ کر تعجب کرتا تھا تب سلیمان علیہ السلام نے
اسکا سارا احوال کہہ سنایا ملک الموت نے کہا خوب اب میں جاتا ہوں اسکی جان وہیں
سے نکالا اور کہتے ہیں کہ ملک الموت کے بہت اتباع و اعوان ہیں کہ روحوں کو قبض کیا کرتے
ہیں چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص ہمیشہ ورد رکھتا تھا کہ یا خدا بخش دے مجھکو اور اس
فرشتے کو جو سورج پر موکل ہے سو بعد مدت کے ایک دن اس فرشتے نے دعا مانگی کہ یا رب
مجھے حکم ہو تو اس شخص کی ملاقات کو جاؤں چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اسکی ملاقات

آکر آیا اور کہنے لگا ای شخص تو میرے واسطے بہت دعا مانگا کرتا ہے کہ تیرا مقصد کیا ہے
کہا میرا مقصد یہہ ہے کہ تو مجھکو اپنے مکان پر لیجائیے اور مین ملک الموت ع سے پوچھون
کہ میری زندگی سے کتنے دن باقی ہین فرشتہ اسے آسمان پر لیگیا اور اپنے مکان پر
بٹھلا کر آپ ملک الموت ع کے پاس گیا اور کہا ایک آدمی ہمیشہ میرے واسطے دعا
مانگا کرتا ہے اور حاجت اسکی یہہ ہے کہ اپنے مرنے کا دن معلوم کرکے آخرت کے
واسطے کچھہ ثواب جمع کرے سو تم اسکی کتاب دیکھہ کر اسکے مرنے کا حال بتادو ملک
الموت ع نے کہا تیرا مصاحب تو ان عظیم الشان ہے نہ مریگا جب تک تیری جگہہ پر نہ
بیٹھے سورج نے فرشتے نے کہا وہ تو آیا ہے اور میری جگہہ پر بیٹھا ہے ملک الموت نے
کہا یا جا اگر وہ تیری جگہہ پر بیٹھا ہوگا تو میرے ساتھیون نے اسکی روح بھی قبض کرلی
ہوگی اور خبر مین ہے کہ چارپائے سب اللہ تعالی کے ذکر مین ہین اور جب ذکر چھوڑ
دیتے ہین حق تعالی انکی جان قبض کرلیتا ہے اور لکھا ہے کہ حقیقت مین قابض
ارواح کا حق تعالی ہے اور ملک الموت ع کے طرف اسطرح کی نسبت ہے جیسے کہتے ہین
زید نے عمرو کو قتل کیا یا فلانی بیماری سے زید مرگیا قال اللہ تعالی اللہ یتوفی
الانفس حین موتہا

چھٹا باب پیغمبرون کی روحون کے حال مین

خبر مین ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام انکی روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے روح
کہتی ہے مین تیری اطاعت نکرونگی جب تک خدائے عز وجل کا حکم نپاؤنگی ملک الموت
علیہ السلام کہتا ہے اسی نے مجھے حکم دیا ہے روح کہتی ہے جاؤ اسبات کی اثبات پر
کچھہ نشانی و برہان لے آؤ جب مجھے میرے اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بدن مین
داخل کیا تم اسوقت نہ تھے اب جاتے ہو کہ مجھے لیجاؤ ملک الموت علیہ السلام
یہہ سنکر اللہ تعالی کیطرف پھر جاتا ہے تب اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے
کی روح سچ کہتی ہے ای ملک الموت بہشت مین جاؤ اور ایک سیب یا انگور وہان سے

لیکر اسے دکھلا ملک الموت بہشت مین جاتا ہے اور میوہ لاتا ہے جسپر بسم اللہ الرحمن
الرحیم لکھا ہوتا ہے سو وہی روح کو دکھا دیتا ہے تب روح بڑی خوشی سے نکل آتی ہے

ساتوان باب مومنون کے روحون کے بیان مین

خبر مین ہے کہ جب مسلمان کی عمر آخر ہو چلتی ہے ملک الموت اسکے منہ کے طرف سے
روح قبض کرنے آتا ہے تب ذکر الہی کہتا ہے کہ ادہر سے تمین راہ نہین کیونکہ اس منہ
سے خدائے عزوجل کا نام لیا جاتا تھا تب ہاتھون کی طرف سے آتا ہے ہاتھ کہتے ہین
کہ ادہر سے بھی رستہ نہ ملیگا کیونکہ ان ہاتھون سے اسنے صدقہ دیا ہے اور یتیم کا سر سہلایا
ہے اور علم لکھا ہے اور کافرون پر تلوار چلائی ہے تب پاؤن کی طرف سے آتا ہے
پاؤن کہتے ہین ادہر سے بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ اُن پاؤن سے وہ جماعت کو گیا ہے
اور عیدونکی نماز کو گیا ہے اور عالمونکی مجلس مین گیا ہے تب کانونکی طرف سے آتا
ہے کان کہتے ہین ادہر سے بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان کانون سے اسنے اللہ کی
باتین اور قرآن شریف سنا ہے تب آنکھون کے طرف سے آتا ہے آنکھین کہتی
ہین ادہر سے بھی تمہارا گذر ممکن نہین کیونکہ اسنے ان آنکھون سے قرآن دیکھے ہین اور
عالمون کے چہرون پر نظر کی ہے تب ملک الموت اللہ تعالی کیطرف پھر جاتا ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ اسکی ہتھیلی پر میرا نام لکھ کر اسکی روح کو دکھا ملک الموت بھی کرتا ہے تب
وہ نکل آتی ہے اور اس نام کی انس سے جان کنی کی سختی نہین ہوتی ہے اور خبر مین ہے
کہ جب بندہ نزاع مین ہوتا ہے آواز آتی ہے کہ اسے چھوڑ دو ذرا آرام سے لیوے اور جب
روح سینے پر پہنچتی ہے آواز آتی ہے کہ اسکو چھوڑ دو آرام سے لیوے اسیطرح سب اعضا
مین یہانتک کہ جب حلق پر پہنچتی ہے آواز آتی ہے کہ چھوڑ دو اسکو تو سب اعضا اپس مین
رخصت ہولین تب آنکھ آنکھ کو وداع کرتی ہے اور کہتی ہے السلام علیک الی یوم القیامۃ
اسیطرح کان اور ہاتھ اور پاؤن سب ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین اور ہاتھ نے حسن و

حرکت رہ جاتی ہین اور آنکھین بے نظر اور کان سننے سماعت لیکن یہہ سب سہل ہے اگر زبان
پر ایمان اور دلمین معرفت باقی رہے اگر نعوذ باللہ تعالی اسمین فرق آیا تو کہین ٹھکانا نہین
فقیہون نے کہا ہے کہ نزع کے وقت اکثر ایمان سلب ہو جاتا ہے

آٹھوان باب فریب شیطان کے بیان مین

خبر مین ہے کہ جان نکلنے کے وقت شیطان آتا ہے اور بائین طرف بیٹھ کر کہتا ہے کہ
اس دین کو چھوڑ اور کہہ دو خدا ہین تو تجھے نجات ملے امام حجۃ الاسلام کہ دقایق الاخبار
کے مؤلف فرماتے ہین کہ جب ایسا معاملہ ہوا تو بڑا خطر ہے سو ای دوستو ہمیشہ
گریہ و زاری مین رہو اور شب بیداریان کرو اور نمازین پڑھو اور خواب غفلت سے بیدار رہو اور
دنیا سے بیزار ہو تا نجات پاؤ امام اعظم نعمان ابو حنیفہ کوفی رح سے پوچھا کہ کون گناہ ہے جسمین
ایمان جاتے رہنے کا زیادہ خوف ہے فرمایا ایمان کا شکر نہ کرنا اور خوف خاتمہ کا چھوڑ دینا
اور خلق پر ظلم کرنا سو جسمین یہہ تینون خصلتین ہون غالب یہہ ہے کہ دنیا سے نکلے ایمان
جائے اور کہتے ہین کہ موت کے وقت بہت ہی پیاس لگتی ہے اور کلیجا جلنے لگتا ہے
اور بیمار پیاس کے مارے تلملاتا ہے سو شیطان پانی کا بھرا ہوا پیالہ لیکر اسکے سرہانے
کھڑا ہوتا ہے اور وہ نہین جانتا کہ یہہ شیطان ہے سو جب پانی مانگتا ہے شیطان کہتا
ہے کہہ عالم کا کوئی صانع نہین تو مین دون سو جسکی شامت آتی ہے کہہ دیتا ہے اور
جسکے نصیب اچھے ہین نہین کہتا چنانچہ منقول ہے کہ ابو زکریا زاہد جب مرنے لگا اسکے
دوستون نے کہا کلمہ پڑھ دو بار اسنے منھ پھیر لیا تیسرے دفعہ کہا مین نہین کہتا تب
سبکو نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابو زکریا کو ہوش آگیا آنکھین کھول دین اور
لوگون سے پوچھا تم مجھ سے کچھ کہتے تھے انھون نے کہا ہان ہم کہتے تھے کہ کلمہ پڑھو
سو تم نے دو دفعہ منھ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا مین نہین کہتا ابو زکریا بولا کہ بھائیو شیطان
میرے پاس پانی کا قدح لیکر آیا تھا اور کہتا تھا کہہ لا الہ سو مین منھ پھیر لیتا تھا آخر منے

تیسرے بار جھنجھلا کہ کہتا کہ میں نہیں کہتا تب وہ پیالہ پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا سو اب میں
کہتا ہوں اشہد ان لا الہ الا اللہ. اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اور جب آدمی مرتا ہے سب
چیزیں اسکی بٹ جاتی ہیں مال کو وارث لیجاتے ہیں اور روح کو ملک الموت علیہ السلام
اور بدن کو کیڑے کھاتے ہیں اور ہڈیوں کو خاک اور نیکیاں مدعیوں کو ملتی ہیں جو اسپر حق
دعوی رکھتے ہیں ایمان یہی سب سے آسان تب ہے کہ کاش شیطان ایمان کو نہ لیجانے
دیوے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ ۲۵

نواں باب آوازوں سے قبر میں جو مرنیکے بعد آتی ہیں ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن
مرتا ہے آسمان سے تین آوازیں آتی ہیں ای فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا
نے تجھکو چھوڑا تو نے دنیا کو جمع کیا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا تو نے دنیا کو سمیٹا یا دنیا
نے تجھے سمیٹا اور جب غسل دیتے ہیں تین آوازیں آتی ہیں ای فرزند آدم کہاں گیا
تیرا زور کس نے تجھے ناتوان کیا اور کہاں گئیں تیری باتیں کس نے تجھے گونگا
بنایا اور کہاں گئے تیرے دوست کس نے تجھے اکیلا کیا اور جب کفن پہناتے ہیں
تین آوازیں آتی ہیں تو سفر کو بے توشہ جاتا ہے اور اپنے گھر سے نکلتا ہے سو کبھی
نہ پھریگا اور تو ہمیشہ کے گھر کی طرف جاتا ہے اور جب جنازے پر لٹاتے ہیں پھر
آوازیں آتی ہیں ای فرزند آدم تجھے خوشی ہے اگر توبہ کرکے موا ہو اور تجھے خوشی ہے
اگر خدا کی رضامندی تجھ پر ہو اور افسوس و غم ہے تجھ پر اگر خدا تجھ سے ناخوش ہے اور جب
نماز پڑھنے کے واسطے جنازہ رکھتے ہیں پھر آوازیں آتی ہیں ای فرزند آدم جو کچھ تو نے
کیا بھلا یا برا سو سب تیرے واسطے ہے اگر تیرے کام نیک ہیں تو نیکی پاویگا
اور اگر تیرے کام برے ہیں تو برائی دیکھیگا اور جب گاڑا جاتا ہے زمین سے پھر
آوازیں آتی ہیں ای فرزند آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا تھا اب روتا ہے تو میری پیٹھ پر

خوشیان کرتا تھا اور رنگ رلیان مچاتا تھا اب محزون وغمزدہ ہوتا ہے تو میری پیٹھہ پر باتین چکنا
تا تھا اب چپکا ہوا اور جب گاڑ کر لوگ پھر تے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے اے بندے تو
اکیلا ہو گیا بیکس رہ گیا یہہ سب تجھے اندھیرے مین چھوڑ گئے جنکے لئے تو میری نافرمانی
کرتا تھا سو آج مین ایسی رحمت تجھہ پر کرونگا جس سے خلق کو تعجب آوے اور ایسی شفقت
کرونگا کہ ماباپ سے بیٹے پر نہ کرین

دسوان باب زمین و قبر کی آواز مین

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زمین ہر روز یہہ باتین کہتی ہے اے فرزند
آدم تو میری پیٹھہ پر چلتا پھرتا ہے میرے اندر سیلنے ڈوسنے نہ پاویگا میری پیٹھہ پر
حرام کھاتا ہے میرے اندر تجھے کیڑے مکوڑے کھاینگے میری پیٹھہ پر گناہ کرتا
ہے میرے اندر عذاب پاویگا میری پیٹھہ پر ہنستا ہے میرے اندر روویگا میری
پیٹھہ پر خوشی کرتا ہے میرے اندر غمگین ہوگا میری پیٹھہ پر حرام کھا کھا کر موٹا بنتا ہے
میرے اندر آکر گل جائیگا میری پیٹھہ پر اکڑتا پھرتا ہے میرے اندر ذلیل ہوگا میری
پیٹھہ پر خوش خوش چلتا ہے میرے اندر غمناک پڑا رہیگا میری پیٹھہ پر نور مین چلتا ہے
میرے اندر اندھیرے مین پڑیگا میری پیٹھہ پر جماعت کے ساتھہ چلتا ہے میرے
اندر اکیلا پڑیگا اور خبر مین ہے کہ قبر ہر روز تین بار کہتی ہے کہ مین وحشت کا گھر ہون مین
اندھیری ہون مجھہ مین کیڑے ہین میرے واسطے کیا تیار کیا ہے مین تنہائی کا گھر ہون
سو قرآن کی تلاوت کو اپنا مونس بناؤ مین نہایت تاریک ہون نماز شب پڑھکر مجھے
روشن کر مجھہ مین خاک دھول کے سوا کچھہ بچھونا نہین سو نیک عملونکا بچھونا تیار کر مجھہ
مین سانپ بھرے ہین سو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور آنسوؤنکو زہر مہرہ بناؤ
مین وہ گھر ہون جسمین منکر و نکیر تجھہ سے سوال کرینگے سو میری پیٹھہ پر لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ بہت پڑھا کر متبرحم کہتا ہے اسی معنی مین آگے ہین

جاؤ کہ تجھے دو امین سے جیسے ہاں نظم قد تعود الارض الی مظلمة بلا نور ولی من قلوب کما
تسمعونه اغنیت فی الاغانی اللاذعة بلا فاجعلوا التانق ابراء الدموع

گیارھوان باب میت کی سختی کے بیان مین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا مین گھر مین بیٹھی
تھی ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے مینے ارادہ کیا کہ آپ کی تعظیم کو اٹھون
جسطرح میری عادت تھی آپ نے فرمایا بیٹھی رہو مین بیٹھی رہی حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم آئے اور میرے زانو پر سر رکھکر سو گئے مین بوڑھے بال آپ کی ریش
مبارک مین ڈھونڈنے لگی انیس بال سفید نظر آئے مینے فکر کی کہ اب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے انتقال فرماوینگے اور امت سنے بنی ہو جائیگی اس
خیال سے میرے آنسو بہنے لگے یہانتک کہ چند قطرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے روئے مبارک پر گرے آپ چونک اٹھے مینے کہا قربان جاؤن یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کون حال مردے پر بہت سخت ہے آپ نے فرمایا سختی مرنے پر
اسوقت ہوتی ہے جب اسکو گھر سے نکالتے ہین اور اسکے اقربا اسپر روتے ہین اور زیادہ
تر رنج اسکو اسوقت ہوتا ہے جب اسکو قبر مین رکھکر مٹی ڈالتے ہین اور دوست آشنا
تنہا چھوڑ کر چلے آتے ہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اسوقت ہوتا ہے جب مرد
کی انگشتری اور کپڑے اتارتا ہے سو اسوقت روح چلاتی ہے اس آواز سے کہ سوائے
جن اور آدمی کے سب خلق سنتی ہے اور کہتی ہے اے غسل دینے والے تجھے قسم
ہے اللہ کی میرے کپڑے ہولے ہولے اتار کیونکہ مین ابھی موت کے چنگل سے چھٹی
ہون اور جب پانی اسپر ڈالتے ہین کہتی ہے اے غسل دینے والے بہت گرم پانی
نہ ڈال نہ بہت ٹھنڈا ڈال کیونکہ میرا بدن جان کے نکلنے سے گھایل ہو گیا ہے اور جب
نہلانے لگتے ہین کہتی ہے اے غسل دینے والے میرا بدن زور سے نہ مل کیونکہ وہ زخمی

ہو رہا ہے اور جب نہلا چکتے ہین اور کفن پہنا کر پاؤنکی طرف سے اسمین گرہ دیتے
ہین تب کہتی ہے تجھے قسم ہے خدا کی ای غسل دینے والے میرے سر کا کفن
نہ باندھ تو میرے دوست آشنا بھائی بند سب میرا منہہ دیکھ لین کیونکہ یہہ آخری دیدا
آج مین جدا ہوتا ہون پھر تا قیامت اُنکے پاس نہ آنے پاؤنگا اور جب مردیکو گھر سے
نکالتے ہین روح کہتی ہے کہ ای میرے لوگو تمکو خدا کی قسم ہے جلدی نکرو مجھے اپنے
گھر بار جورو و لڑکون سے رخصت ہو لینے دو ای میرے لوگو مین نے اپنی عورت
کو بیوہ چھوڑا ہے تم اسے ایذا نہ دینا مین نے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہے تم انکو دق
نکرنا مین اب گھر سے نکلتا ہون اور کبھی نہین آونگا اور جب جنازہ اٹھاتے ہین
کہتی ہے ای میرے لوگو تمکو قسم ہے خدا کی شتابی نکرو مجھے اپنے لڑکے بالون
اور خویش قریبونکی آواز سن لینے دو کیونکہ آج مین جدا ہوتا ہون اور تا قیامت جدا رہونگا
اور جب جنازہ لیچلتے ہین کہتی ہے ای میرے دوستو ای میرے بھائیو ای میرے
لڑکو بالو دنیا کے فریب مین نہ آؤ جیسا مین آگیا دنیا تمھین عیش و عشرت مین الجھا رکھے
جیسا مجھکو الجھا رکھا دیکھو جو مال و متاع مین نے جمع کیا سب وارثون نے نکال
لگا اور انھون نے رتی بھر بھی میرا گناہ نہ اٹھایا اور جب جنازے کی نماز پڑھ کر بعضے
دوست آشنا اسکے پھرنے لگتے ہین کہتی ہے ای میرے بھائیو یہ وہ آخر بھول
ہی جاتا ہے لیکن ابھی سے نہ بھولو اور دفن سے پیشتر ہی نہ چلے جاؤ ای دوستو مین
تمکو برا معلوم ہوتا ہون لیکن اس ساعت تو مجھہ پر مہر رکھو مین نے بہت سا مال جمع کیا
اور تم سبھون کے واسطے چھوڑا سو مجھکو خیرات کے ثواب سے محروم نرکھو اور مینے
نے تمکو علم و قرآن سکھایا مجھے دعا سے نصیب نچھوڑو ابن [illegible] سے روایت
کرتے ہین کہ انہون نے فرمایا مینے ایک مقبرہ دیکھا کہ اسکی سب قبرین شق ہوگئی
ہین اور مردے نکل آئے ہین اور بیٹھے ہین [illegible] ایک [illegible] سامنے ایک

ایک نور حاطبق دھرا ہے مگر ایک شخص کہ میرے پڑوسیون مین سے تھا سو وہ اندھیرے
مین بیٹھا تھا اس کے سامنے نور نہ تھا سو مینے اس سے پوچھا کہ تیرے پاس
اس سبب سے نور نہین کہا ان سب لوگون کے فرزند کے باپ دوست آشنا انکے
لئے دعا کیا کرتے ہین اور صدقے دیا کرتے ہین اس سبب سے انکو نور ملتا ہے
اور میرا بیٹا فاسق ہے نہ میرے لیئے دعا کرتا ہے نہ صدقہ دیتا ہے اس سبب سے
مین اندھیرے مین رہتا ہون اور ہمسایون سے خجل ہون ابن قلابہ فرماتے ہین
کہ یہہ دیکھکر مین جاگا تب مینے اس شخص کے بیٹے کو بلایا اور جو کچھ دیکھا تھا کہہ سنایا
اس نے کہا مین تمھارے سامنے فسق و فجور سے توبہ کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون
کہ ہمیشہ اپنے باپ کے واسطے دعا کرونگا اور صدقے دونگا ابن قلابہ کہتے ہین
کہ پھر ایک مدت بعد مینے اسی مقبرہ کو اسیطرح خواب مین دیکھا اور اس شخص
کے آگے ایک نور دیکھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن تھا اور اس نے
مجھے دیکھکر کہا جزاک اللہ خیرا اے ابن قلابہ تیرے سبب سے مین ظلمت
و ندامت و عقوبت سے چھٹا اور خبر مین ہے کہ شہر اسکندریہ مین ملک الموت
ایک شخص پر ظاہر ہوا اسنے کہا تو کون ہے کہا مین ملک الموت ہون وہ شخص کانپنے
لگا ملک الموت نے کہا کیون کانپتا ہے کیا دوزخ سے ڈرتا ہے کہا ہان ملک الموت
نے کہا کہ تو مین ایسا کچھ لکھہ دون جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھہ دیجئے
ملک الموت نے ایک صحیفہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور کہا یہہ بچاؤ ہے دوزخ
سے حتبہ جم کہتا ہے کہ موت سے انسان کو کچھہ نقصان نہین پہنچتا کیونکہ روح کو فنا
نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انما خلقتم للابد یعنے تم ہمیشہ
کے لئے پیدا کئے گئے ہو جس طرح بعضے عضو کے نکلنے یا کٹ جانے سے روح کو
نقصان نہین ہوتا اسیطرح خیال کیا جاتا ہے کہ سب اعضا کے بیکار ہونے سے بھی نقصان نہین ہوتا [illegible]

پرہیز کرنا ضرور ہے کیونکہ مرنے کے بعد انہیں کے سبب رنج ہوتا ہے اور نہ اچھی ہے
ولیکن جو شخص عابد و متقی و ایماندار ہے اسکو موت سے بہت فائدہ ہے کیونکہ اعمال شاقہ
کے رنج و کلفت سے رہائی پاتا ہے اور محنت کی اجرت اسے ملتی ہے اور کہا ہے
کہ مرنا پل ہے کہ دوست کو دوست تک پہنچاتا ہے سبع سنابل میں ہے کہ ایک ولی جان
کنی کے وقت ہنستا تھا اور خوش تھا کسی نے کہا ای عجب مرنا او نے کہا **نظم** ماہ رو
پردہ جب اٹھاتے ہیں :: عاشق اسطرح جیسی جاتے ہیں :: اور مولوی معنوی قدس سرہ نے فرمایا ہے **مثنوی** آن جہان و
راہش ار پیدا شدی :: کم کسی یک لحظہ اینجا بدی :: چون قیامت روز عرض اکبر است ::
عرض او خواہد کہ با زیب و فر است :: ہر کہ چون ہندوی بد سودائی ست :: روز عرضش نوبت
رسوائی ست :: یوم تبیض و تسود وجوہ :: ترک و ہندو شہرہ گردد زان گروہ :: ہرچہ پنہان
باشد پیدا شود :: ہر کسی خائن بود رسوا شود :: سچ ہے جو خیانت کرے محاسبہ سے
ڈرے اور جسکا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہے اسے حساب سے کیا باک ہے دنیا میں
گنہگار چاہتے ہیں کہ ہزاروں برس جئیں **یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ**
ولیکن وہاں کہینگے کہ کاش ہم جلد مرتے تو بہت سے گناہوں سے بچتے **مثنوی** ہر کہ
میرد و خواہد تمنا باشدش :: نہ بدی زین پیش نقل معقدش :: گر بود بد تا بدی کمتر بدی
ور تقی تا خانہ زوتر آمدی :: ہیچ مردہ نیست پر حسرت ز مرگ :: حسرتش آنست کہ کم بودہ برگ
(ای زودتر ۱۲)
اور ایک مرنا یہ ہے کہ آپ کو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حق تعالی کو باقی اور یہاں
تک اس خیال میں ڈوب جاوے کہ سوائے حق کی اسے کچھ نظر نہ آوے مولوی
فرماتے ہیں **مثنوی** ابر را شد عدو و خصم جان :: کہ کند مہ را ز چشم من نہان :: بود
من ابر است و پردہ ست و کثیف :: ز انعکاس لطف حق گردد ضعیف :: بر کنم او درو خودی
را من ز راہ :: تا ببینم حسن مہ را ہم ز ماہ :: آزمودم مرگ من در زندگی است :: چون رہم
زین زندگی پایندگی است :: از جمادی مردم و نامی شدم :: و ز نما مردم بحیوان بر زدم

از حیوانی وا آدم شدم ∴ پس چہ ترسم کی ز مردن کم شدم ∴ حملۂ دیگر بمیرم از بشر ∴ پس برآرم از ملائک
سر بپر ∴ از ملک ہم بایدم جستن ز جو ∴ کل شی ہالک الا وجہہ ∴ بار دیگر از ملک قربان شوم ∴
آنچہ در وہم نیاید آن شوم ∴ پس عدم گردم عدم چون ارغنون ∴ گویدم کانا الیہ راجعون ∴

بارھوان باب ماتم اور نوحے کے بیان مین

جمعرین ہے کہ جو مصیبت مین کپڑے پھاڑتا ہے یا چھاتی پیٹتا ہے گویا نیزہ لیکر اپنے خدا سے
لڑتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا جو مصیبت مین درو انکا
سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے پھاڑ ڈالے یا گھر اُجاڑ ڈالے یا درخت
توڑ ڈالے تو جتنے اُسکے تن پر بال ہین اُتنے ہی گھر دوزخ مین اسکے واسطے بنائے
جائینگے اور گویا وہ سو پیغمبروں کے خون مین شریک ہوا اور اسکا روزہ اور نماز قبول نہوگا
جب تک وہ ماتم کا نشان باقی رہیگا اور اُسکی گور تنگ کی جائیگی اور اس سے حساب
سخت لیا جائیگا اور جتنے فرشتے آسمان و زمین مین ہین سب اسپر لعنت بھیجینگے اور ہزار
گناہ اُسکے نام لکھے جائینگے اور قیامت مین قبر سے ننگا اُٹھیگا اور جو مصیبت مین
کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالے اُسکا دین پرزے پرزے کر دیگا اور جو منہہ پر طمانچے ماریگا
منہہ اُسکا بگاڑ دیگا حق تعالے اپنے وجہ کریم کے دیدار سے محروم کریگا اور حدیث مین
ہے کہ لوگ میت پر روتے پیٹتے چلاتے ہین ملک الموت دروازے پر آکر
کہتا ہے کہ یہہ چلانا کیسا ہے اسقدر غضب و غصہ تم کسپر کرتے ہو اگر مجھہ پر خفا ہو تو بیجا ہے
کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون مینے تمھاری عمر سے ایک ساعت
بھی کم نہین کی اور تمھارے رزق سے ایک دانہ بھی نہین گھٹایا اور مین کسی
پر ظلم نہین کرتا اور اگر اللہ تعالی کی قضا و حکم سے ناراض ہو تو کافر ہو وے اور
قسم ہے خدائے عزوجل کی مین تمھارے پاس پھر آونگا اور پھر آونگا اور پھر
آونگا تا قیامت فقیہ ابو اللیث رح نے کہا ہے کہ نوحہ کرنا یعنے بین کی باتین بنانا

اور چلا چلا کر رونا پیٹنا حرام ہے اور صرف آنسوؤں سے رونا منع نہیں ولیکن صبر افضل ہے

قوله تعالى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

یعنے یہی بات ہے کہ صبر کرنیوالے اپنا اجر بے شمار بھر پاوینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوحہ کرنے والے اور جو اسکے آس پاس ہو اور جو نوحہ سنے سب پر خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہے اور جب علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا انکی بی بی سال بھر تک انکی قبر پر بیٹھی رہیں اور سال بھر کے بعد جب خیمہ اکھاڑا آواز آئی کہ جس کے لیئے تم بیٹھی تھیں وہ ملا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ کے بیٹے ابراہیم نے انتقال فرمایا آپ کی آنکھیں بھر آئیں عبد الرحمن بن عوف رض نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے رونا منع نہیں کیا فرمایا میں نے دو بُرے آوازوں سے منع کیا ہے نوحے کے آواز اور راگ کے اور منھہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا ولیکن یہی آنسو رحمت ہیں کہ اللہ تعالی رحیموں کے دل میں ڈال دیتا ہے پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہے اور آنکھیں بھر آتی ہیں تیری جدائی میں ای ابراہیم حضرت جسم طرح کہتا ہے کہ مسلمانوں کو مصیبت میں چاہیئے کہ صبر اختیار کریں بیقراری کرینگے اور شکوے کی بات زبان سے نہ نکالیں کیونکہ اسمیں بہت ہی سخت گناہ ہے بلکہ سنے صبری کا انجام عمدہ ہے اور ان رسموں پر ہندستان کی عورتیں بہت دلیر ہیں انکے وے دونکو چاہیئے کہ ان حرکتوں سے انھیں باز رکھیں بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

نہیں ہے ہم سے یعنے اسلام سے خارج ہے وہ جس نے پیٹا منھہ اور پھاڑا گریبان اور پکارا یعنے نوحہ کیا کفر نے رسم پر اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے

منقول ہے کہ ایکبار ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے پر وارد ہوئے
لوگوں نے بسبب ماتم کے چادریں اتار کر پھینک دی تھیں فقط پیراہن سے پہنے چلے
جاتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا جاہلوں کی سی باتیں کرتے
ہو تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ تمھیں بددعا دوں کہ تمھاری صورتیں بدل جائیں یعنی ریچھ بندر
ہو جاؤ تب ان لوگوں نے یہہ سنا اپنی چادریں اٹھالیں اور پھر یہہ حرکت نکی سو یہہ حکم ہے
کسیکی مصیبت میں نہیں درست اگرچہ ہی دوستی کی مصیبت ہو ہاں بے اختیاری سے
رونے پر گرفت نہیں اگرچہ روتے روتے یعقوب علیہ السلام کی طرح آنکھیں سفید
ہو جاویں کیونکہ جس بات میں کسیطرح آدمی کا بس نہیں چلتا اللہ تعالی مواخذہ نہیں کرتا

قوله تعالی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

تیرھواں باب صبر کے بیان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالی نے پہلے جو کچھ لوح
محفوظ پر لکھا یہہ تھا کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور
محمد میرا بندہ اور رسول ہے اور میرے سب خلق سے بہتر ہے جو میرے حکم پر گردن جھکا
اور میری بھی کوئی بلا پر صبر کرے اور میرے نعمتوں پر شکر کرے میں اسے صدیق
لکھونگا اور صدیقوں کے ساتھ اسے قیامت میں اٹھاؤنگا اور جو میرے حکم پر گردن
نہ جھکاوے اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں پر شکر نہ کرے وہ میرے
آسمان کے تلے سے نکل جائے اور میرے سوا دوسرا خدا ڈھونڈ لے اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ صبر تین ہیں ایک طاعت و عبادت پر صبر کرنا یعنی عبادت
پر مداومت کرنا اور ریاضت سے اکتا نجانا دوسرا گناہ پر صبر کرنا یعنی اپنے عضوونکو
گناہوں سے باز رکھنا اور دل کو بری خواہشوں سے روکنا تیسرا مصیبت پر صبر کرنا سو
جو کوئی طاعت پر صبر کریگا حق تعالی اسکو قیامت کے دن درجے بہشت میں عطا

کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے
اور جو کنارہ پر صبر کریگا حق تعالی اسکو سو درجے عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ
ہوگا جتنا عرش و تحت الثری کے درمیان ہے اور جو مصیبت پر صبر کریگا حق تعالی اسکو ساتوین طبقے
کے ایک ہزار نوسی درجے عطا کریگا

چودھوان باب روح نکلنے کے بیانمین

خبر مین ہے کہ جب نزع کے وقت بندے کی زبان بند ہو جاتی ہے چار فرشتے اُسکے
پاس آتے ہین پہلا کہتا ہے السلام علیک مین تیرے رزق پر موکل ہون سو مین
نے پورب پچھم سب ڈھونڈھ مارا کہین تیرے رزق کا ایک دانہ نپایا اب تیرے
موت کا وقت آپہنچا اور دوسرا کہتا ہے السلام علیک مین تیرے پانی پر موکل ہون
سو پورب پچھم سب مین نے چھان مارا کہین کوئی قطرہ تیرے پینے کی نپائی اب تیری
موت کی ساعت آپہنچی اور تیسرا کہتا ہے السلام علیک مین تیرے سانسون پر
موکل ہون سو مین نے پورب پچھم سب ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہہ نملی جہان تو ایک
دم لے اور چوتھا کہتا ہے السلام علیک مین تیرے وقتون اور کامون پر موکل ہون
سو پورب پچھم سب مین نے ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہہ نملی جہان تو کوئی کام کرے
پھر کراماً کاتبین آتے ہین اور کہتے ہین السلام علیک ہم تیرا اعمال لکھنے پر موکل
ہین اور ایک سیاہ کاغذ نکالتے ہین اور کہتے ہین اسے دیکھ اُس وقت بیمار کو عرق
آجاتا ہے اور اُسکے ... کے خوف سے داہنے بائین دیکھنے لگتا
ہے پھر موت کا فرشتہ آتا ہے داہنے پر رحمت کے فرشتے اور بائین پر عذاب
کے فرشتے ساتھ لیئے ہوئے سو بعضون کی جان سختی سے کھینچی جاتی ہے اور
بعضون کی نشاط و آسانی سے اور تب حلقوم پر پہنچتی ہے ملک الموت اُسے
لے لیتا ہے اگر نیک بخت ہے تو رحمت ... فرشتون کو حوالہ کر دیتا ہے اور اگر

بدبخت ہے تو عذاب کے فرشتوں کو یہ فرشتے روح کو لیکر اوپر جاتے ہیں اگر نیک
بخت ہے تو حکم ہوتا ہے کہ اسکو اسکے بدن کیطرف پھیر لیجاؤ کہ اپنے بدن کا حال
دیکھے فرشتے اسے لے آتے ہیں اور گھر کے درمیان رکھ دیتے ہیں سو وہ
سب حال دیکھتی ہے کہ فلانا روتا ہے اور فلانا نہیں روتا ولیکن بول نہیں سکتی پھر قبر
تک جنازے کے پیچھے جاتی ہے پھر جب لاش کو دفنا چکتے ہیں اور سوال کا وقت
آتا ہے تو بعضوں نے کہا ہے کہ روح کو جواب دینے کے واسطے بدن میں داخل کر دیتے
ہیں جسطرح زندگی میں تھی اور بٹھلا کر سوال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے سوال
صرف روح سے ہے بدن سے نہیں اور بعضوں نے کہا ہے روح کو کفن اور بدن
کے درمیان رکھتے ہیں غرض کہ سوال جو ہوتا ہے جسطرح سے ہوئے سو سوال
کا اور عذاب قبر کا ایمان لانا ضرور چاہیئے اور اسکے کیفیت دریافت کرنے میں
مشغول نہ ہووے حق تعالی سب چیزوں پر قادر ہے فقیہ ابو اللیث رح نے کہا ہے کہ جو
کوئی عذاب قبر سے نجات چاہے اسے چاہیئے چار چیزیں ہمیشہ کرتا رہے اور چار
چیزوں سے باز رہے کرنے کی چار چیزیں یہ ہیں نماز کی محافظت کرنا کہ ترک نہونے
پائے اور صدقہ دینا اور قرآن پڑھنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان چیزوں سے قبر
روشن ہوتی ہے اور کشادہ کر دی جاتی ہے اور باز رہنے کی چار چیزیں یہ ہیں جھوٹ
بولنا چھوڑ دے اور خیانت و دغابازی چھوڑ دے اور لترائی چھوڑ دے اور پیشاب
سے پاک صاف رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیشاب سے
پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہے بعد ازاں منکر نکیر دیکھ کر اپنے
پنجلوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اور اسکو بٹھلاتے ہیں۔
اور کہتے ہیں کون تیرا رب ہے اور کون پیغمبر اور کیا دین سو اگر نیک بخت ہوا تو
کہتا ہے رب میرا اللہ تعالی اور نبی میرا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور دین میرا

اسلام

اسلام تب کہتے ہین تو جبطرح دولہا سوتا ہے اور ایک لڑکی سے کھول دیتے
ہین جس سے وہ اپنا مقام بہشت مین دیکھہ لیتا ہے پھر دو نو فرشتے روح سمیت
اوپر جاتے ہین اور روحکو قندیلوان مین رکھتے ہین جو عرش کے نیچے لٹکتی ہین
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالی فرماتا ہے مین جس بندے پر رحمت و مغفرت کیا چاہتا ہون اسکو بدن
کی بیماری مین مبتلا کرتا ہون یا مفلسی مین یا غم مین پھر اگر اسپر بھی کچھہ گناہ اُسکے
باقی رہگئے تو نزع کے وقت اُسپر سختی کرتا ہون یہانتک کہ وہ پاک صاف
مجھہ سے ملاقات کرتا ہے اور جسے مین چاہتا ہون کہ نہ بخشون اُسے بہت سی
شادمانی وکامرانی عنایت کرتا ہون اور بہت سی روزی دیتا ہون یہانتک کہ جتنی
اُسنے نیکیان کی ہون اُن سبکے عوض اسکو نعمت پہنچ جائے پھر اگر اسپر بھی کوئی نیکی
باقی رہگئی تو موت اُسکی آسان کردیتا ہون بس آتا ہے وہ میرے پاس تہی دست
نیکیون سے اور اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا سنا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس مومن کے ایک
کانٹا لگتا ہے اسکے عوض حقتعالی اسکو ایک نیکی دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے
اور کہا ہے کہ جس بدن کو بیماری نہ پہنچے اُسمین خیر نہین اور حدیث مین ہے کہ
کہ مومن جب مرنے لگتا ہے آسمان سے فرشتے اترتے ہین سفید رو جنکے
چہرے آفتاب سے ہوتے ہین اور بہشت سے کفن اور خوشبو لیئے آتے
ہین پھر ملک الموت اُسکے سرہانے آکر کہتا ہے نکل اے نفس مطمئنہ اور خدا کی رحمت
اور مغفرت کیطرف چل سو روح نکل آتی ہے اور وہ اُسے آسمان کیطرف لیجاتے ہین اور
ساتون آسمانونکے دروازے کھل جاتے ہین اور سب اُسکو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارتے
ہین پھر اُسکا نام علیین مین لکھا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ اُسے زمین کے طرف لیجاؤ کہ

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

پھر اُسکی روح کو بدن میں داخل کرتے ہیں اور منکر و نکیر آکر اُس سے سوال کرتے
ہیں اور جواب باصواب پاتے ہیں تب آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے
سچ کہا اُسکے واسطے بہشتی فرش بچھاؤ اور اُسے بہشتی لباس پہناؤ اور رحمت کا دروازہ
کھول دو تا ہوا اور خوشبو اُسے پہنچے اور جہانتک اُسکی نظر پہنچے قبر کو کشادہ کردو
جب فرشتے یہ سب کام کر چکتے ہیں ایک شخص خوشبو میں معطر بہت ہی اچھے
کپڑے پہنے بشارت دیتا ہوا اُسکے پاس آتا ہے وہ کہتا ہے تو کون ہے
خدا تجھ پر رحمت کرے میں نے تجھ سا حسین کوئی شخص دنیا میں نہیں دیکھا وہ کہتا ہے
تیرا نیک عمل ہوں اور جب کافر مرنے لگتا ہے آسمان سے فرشتے عذاب کے
کپڑے لئے ہوئے اترتے ہیں اور اُسکو پہناتے ہیں اور ملک الموت اُسکے
سرہانے آکر سختی سے اُسکی روح نکالتا ہے پھر جب وہ نکل چکتی ہے تب سوائے
جن و آدمی کے جتنی خلقت آسمان و زمین میں ہے سب اُسے لعنت کرتی ہیں
پھر اُسے لیکر آسمان پر چڑھتے ہیں وہاں سے آواز آتی ہے کہ اِسے اسکی خاک
کی طرف لیجاؤ تب اسی زمین پر لے آتے ہیں بعد ازاں منکر و نکیر بھیانک
صورت میں بادل کے طرح کڑکتے ہوئے بجلی کی سی آنکھیں دکھاتے ہوئے
زمین کو پھاڑتے ہوئے اُسپر ظاہر ہوتے ہیں اور اُسے بٹھلاکر پوچھتے ہیں
کہ رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا تب فرشتے اُسکو ایسے بھاری
ہتھوڑے سے مارتے ہیں جسے تمام خلق اگر جمع ہو تو اٹھا نہ سکے سو ہڈیاں پسلیاں
اُسکی اِدھر کی اُدھر ہوجاتی ہیں پھر ایک شخص گندہ بدصورت اُسکے
پاس آتا ہے اور کہتا ہے جزاک اللہ تعالیٰ شراً تو خدا تعالیٰ کی طاعت میں سست
تھا اور گناہ کرنے میں چالاک و چست وہ کہتا ہے تو کون ہے کہ میں

سے نے دنیا مین تجھسا بدشکل کوئی شخص نہین دیکھا وہ کہتا ہے مین تیرا بدعمل ہون پھر دوزخ
کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ مین دیکھہ لیتا ہے اور تا قیامت
اسی حال مین رہتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات
کو مرے اللہ تعالی اُسے قبر کے فتنہ سے ایمن رکھے اور ابو امامہ باہلی رض سے
منقول ہے کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہے فرشتہ آکر اس کے سرہانے
بیٹھتا ہے اور ایک گرز مارتا ہے کہ اس کے تمام عضو چور چور ہو جاتے ہین
اور قبر مین آگ بھڑکائی جاتی ہے پھر کہتا ہے اٹھ خدا تعالی کے حکم سے تب
وہ اٹھہ بیٹھتا ہے اور اس شور سے چلاتا ہے کہ سوائے جن و انس کے تمام
خلق سنتے ہین پھر کہتا ہے کہ تو مجھے کیون ستاتا ہے اور کس واسطے عذاب
دیتا ہے مین نماز پڑھتا تھا اور زکوۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا
تھا فرشتہ کہتا ہے مین اسواسطے عذاب دیتا ہون کہ ایک دن تو ایک مظلوم کے
پاس گیا تھا اور وہ تجھسے فریاد کرتا تھا اور تو نے باوجود قدرت کے اسکی فریاد
نہ سنی اور فلانے دن تو نے نماز پڑھی تھی لیکن پیشاب سے پاک نہ تھا اور حدیث
مین آیا ہے کہ جو کوئی مظلوم کو دیکھے اور اسکی فریاد نہ سنے قبر مین اسکو سو کوڑے
آتش کے مارینگے اور عبد اللہ بن عمر رض سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ چار گروہ کو حق تعالی نور کے منبرون پر بٹھائیگا اور رحمت مین داخل کریگا
لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو بہوکھونکو کھلا دین اور جہاد کرنے
والونکی توقیر کرین اور ناتوان کی مدد کرین اور مظلومون کی فریاد سنین اور انس بن
مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردہ
قبر مین دھرا جاتا ہے اور مٹی اسپر ڈالی جاتی ہے اور اس کے لوگ کہتے ہین ای
میرے سردار ای میرے شریف تب فرشتہ کہتا ہے اسے تو سنتا ہے یہہ کیا

سے کہتے ہین تو شریف تھا وہ کہتا ہے مین تو بندہ ہون لیکن تمہی نے مجھے شریف کہنے زمین
مین کیا کرون ای میرے لوگو مین شریف تھا پھر جب اسپر عذاب ہونے لگتا ہے
تو چلاتا ہے اور کہتا ہے واکبر عظماہ واضیع ندامتاہ واخجلتاہ سوالاہ یعنے ہائے فریاد میری
ہڈیان ٹوٹتی ہین ہائے فریاد یہہ کیسی ندامت کی جگہہ ہے ہائے فریاد لیا کر اسوال
ہے اور خبر مین ہے کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کے مہینے سے رات بھر
خدا کی یاد مین جاگے تو حق تعالی فرماتا ہے مین تمھین گواہ بتاتا ہون ای فرشتو
یاد رکھو مین نے اسے بخش دیا

پندرھوان باب اُس فرشتے کے ذکر مین جو منکر نکیر سے پیشتر قبر مین

آتا ہے عبداللہ بن سلام رض سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابن سلام منکر و نکیر سے پیشتر مردہ کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے کہ اسکا
منھہ سورج سا چمکتا ہے نام اسکا رومان ہے وہ مردے کو بٹھلاتا ہے اور کہتا
ہے لکھہ جو کچھہ تو نے بھلا برا کیا ہے وہ کہتا ہے مین کسطرح لکھون میرے نزدیک اور
میرے پاس قلم سیاہی کاغذ کہان ہے فرشتہ کہتا ہے اپنے تھوک کی سیاہی بنا
اور انگلی کا قلم اور کفن کے ٹکڑے کا کاغذ تب وہ اپنی نیکیان سب لکھتا ہے اور جب
گناہون پر پہنچتا ہے شرماتا ہے فرشتہ کہتا ہے جب دنیا مین کیا تھا تب حق تعالی سے
نہ شرمائے تھے اب شرماتے ہو بعد ازان گرز اٹھاکر مارتا ہے تب بندہ ناچار ہوکر
گناہون کو بھی لکھتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اسکو لپیٹ کر اپنے ناخن سے مہر کر تب
وہ لپیٹ کر ناخن سے مہر کرتا ہے پس فرشتہ اُسکو اُسکی گردن مین لٹکا جاتا ہے اور تاقیامت
وہ لٹکا رہتا ہے **قوله تعالی كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ** بعد ازان منکر نکیر آتے
ہین اور اسیطرح قیامت مین جب حکم ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھہ تب بندہ سب
نیکیان پڑھہ جائیگا اور گناہون کے پڑھنے مین رکیگا تب حق تعالی فرماویگا کیون نہین پڑھتا

کہیگا یارب مجھے تجھسے شرم آتی ہے حق تعالیٰ فرماویگا دنیا مین نہ شرمایا اب شرماتا
ہے تب بندہ پشیمان ہوگا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشیگی پھر حکم ہوگا خذوہ فغلوہ
ثم الجحیم صلوہ

سولھوان باب منکر و نکیر کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہے کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہے اسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ
آتے ہین جنکی آنکھین نیلی ہین اور کڑک بادل کیسی ہے سو وہ زمین چیرتے اُسکے
سر کیطرف سے آتے ہین نماز کہتی ہے کہ اسطرف سے نہ آؤ کیونکہ یہہ اسی دن سے
ڈرسے راتون کو سجدے کرتا تھا تب داہنی طرف سے آتے ہین صدقہ کہتا ہے
ادھر سے نہ آؤ کہ یہہ اسی جگہہ کے خوف سے دیا کرتا تھا تب بائین طرف سے
آتے ہین روزہ کہتا ہے ادھر سے نہ آؤ کہ یہہ اسی دن کی درشت کھاکر بھوک
پیاس سے دلکو بڑمردہ کیا کرتا تھا تب پاؤن کی طرف سے آتے ہین جمعہ کہتا ہے
ادھر سے نہ آؤ کہ یہہ اسی جگہہ کی خطر سے پاپیادہ نماز کو جاتا تھا تب وہ جگا دیتے ہین
اور کہتے ہین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے اشہد ان محمد رسول اللہ
پس آرام سے اُسے سلا کر چلے جاتے ہین اور منکر و نکیر کے سوال مین یہہ حکمت
ہے کہ آدم ع کی پیدایش کے وقت فرشتون نے طعن سے کہا تھا کہ یارب کیا تو زمین
مین ایسا شخص پیدا کرتا ہے جو اُسمین فساد و خونریزی کرے اور حق تعالیٰ نے فرمایا
تھا انی اعلم ما لا تعلمون یعنے جو مین جانتا ہون سو تم نہین جانتے پس حق تعالیٰ
منکر نکیر کو بھیجتا ہے تا مسلمان سے کلمہ اور ایمان کی باتین سنکر فرشتون کے سامنے
گواہی دین اور گواہ دو سے کم نہین ہوتی اور جب منکر نکیر فرشتون کے سامنے
اُسکے ایمان پر گواہی دے چکتے ہین حق تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتون
مینے اسکی جان لے لی اور اسکا مال و متاع غیرون کے نصیب کیا اور اسکو

جو روغیر کی گود مین سوئی اور اسلئے لونڈی غلام غیر کے بس مین پڑے یہہ اسس
سے زمین کے اندر جب سوال ہوا تب اسنے یہہ ہی دم بھرا اور میرا ہی کلمہ پڑہا تا لہ
تم جانو کہ جو کچھہ مجھے معلوم ہے تمھین نہین معلوم مترجم رح کہتا ہے کہ شیخ عبدالحق
محدث رحمۃ اللہ نے یہہ بھی ذکر کیا ہے کہ سوال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
وسلم کا جمال مبارک میت کو دکھلاتے ہین

سترھوان باب کراماً کاتبین کے ذکر مین

حدیث مین ہے کہ ہر آدمی کے ساتھہ دو فرشتے ہین ایک داہنے پر سو وہ سنے
کو ہی نیکیان لکھتا ہے اور دوسرا بائین پر وہ گناہ لکھتا ہے
لیکن جب دوسرا بکو لواہ بنا لیتا ہے اور داہنے بائین سے
اسوقت ہوتے ہین جب آدمی بیٹھا ہوتا ہے اور جب چلتا ہے تو اس کے آگے
پیچھے ہو لیتے ہین اور جب سوتا ہے سرھانے یا پائینتی ہوتے ہین اور ایک
روایت یہہ ہے کہ پانچ فرشتے ہین دو رات کے دو دن کے اور ایک
قولہ تعالی لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ
مِنْ أَمْرِ اللَّهِ سو معقبات سے رات دن کے فرشتے مراد ہین یعنے اللہ تعالی کے
پھیرے والے فرشتے ہین آدمی کے آگے اور پیچھے کہ اسکو محفوظ رکھتے ہین
جن وانس وشیاطین وغیرہ سے بحکم حق تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھہ کا فرشتہ بائین کے فرشتے پر امیر وحاکم ہے سو جب
آدمی گناہ کرتا ہے اور بائین کا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہے داہنے کا فرشتہ اس
سے کہتا ہے کہ ٹھہر جا وہ سات ساعتین ٹھہر جاتا ہے پھر اس عرصے مین اگر اسنے
توبہ واستغفار کیا تو نہین لکھتا اور اگر نکیا تو ایک گناہ لکھہ لیتا ہے پھر جب بندہ مرتا
ہے اور قبر مین رکھا جاتا ہے دونو فرشتے کہتے ہین یا رب تو نے ہمکو اپنے بندے

پر عمل لکھنے کے واسطے تعین کیا تھا سو وہ مر گیا اب ہمیں حکم دے تو آسمان پر چڑھ
جاویں تو حق تعالی فرماتا ہے کہ آسمان فرشتوں سے بھرا ہے سب میری تسبیح کرتے ہیں
سو تم میرے بندے کی قبر پر تسبیح و تہلیل و تکبیر پڑھا کرو میرے بندے کے واسطے لکھتے رہو جب
تک میں اسے قبر سے اٹھاؤں اور کراماً کاتبین اُنکا اسواسطے نام ہے کہ جب وہ نیکی
لکھتے ہیں آسمان پر لیجاتے ہیں اور حق تعالی سے ظاہر کرتے ہیں اور اُس نیکی
پر گواہی دیتے ہیں اور جب گناہ لکھتے ہیں تو غمگین و محزون ہو کر اُسے آسمان پر
لیجاتے ہیں حق تعالی فرماتا ہے اے کراماً کاتبین میرے بندے نے کیا کیا وہ چپ
رہ جاتے ہیں یہانتک کہ جب حق تعالی دوسرے تیسرے مرتبہ پوچھتا ہے کہتے
ہیں الہی تو ستار و خطا پوش ہے تو نے اپنے بندونکو حکم کیا ہے کہ ایک دوسرے
کا عیب چھپاوے اور وے ہر روز تیری کتاب پڑھتے ہیں اور ہماری تعریف
کرتے ہیں اور ہمیں کرام کہتے ہیں وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ
سو الہی عیب چھپا ڈال کہ تو علام الغیوب ہے مترجم رح کہتا ہے کہ بعضے حدیثوں میں
آیا ہے کہ فرشتے مومن کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور وجہ اسکی میرے
نزدیک یہہ ہے کہ ایمان و اعتقاد لانے کو ایک اثر ہے معنوی سو جو کوئی جسکا معتقد ہوتا
ہے اُس سے اسکو فیض پہنچتا ہے لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہو نہ باطل و خلاف
واقع پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیا سے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہے اور اسی
سبب سے ذرا سے کام میں بہت سا ثواب پاتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ
الْمِیْزَانَ اور اسی سبب سے یہہ پچھلے اگلوں سے آگے ہو گئے ہیں کہ نَحْنُ
الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور اسی طرح سب فرشتوں کا ایمان رکھتے ہیں سو
اُنسے بھی طرح طرح کے فیض پہنچا کرتے ہیں واللہ تعالی اعلم

اٹھارہواں باب اس ذکر میں کہ روح قبر میں اوپر آتی ہے

حدیث میں ہے کہ جب مرنے سے تین دن گذر جاتے ہیں روح آتی ہے یا رب
مجھے حکم دے کہ میں جاؤں اور اپنے بدن کو دیکھوں حکم ہوتا ہے کہ اچھا جا سو
وہ قبر کے پاس آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ نتھنوں سے اور منہ سے پانی بہتا ہے
یہہ دیکھکر بہت روتی ہے اور کہتی ہے اے میرے مسکین بدن یاد ہے میرے
پیارے محبوب تجھے اس وحشت و بلا کے گھر میں اس غم و درد کے گھر میں
اس رنج و ندامت کے گھر میں اپنی زندگی کے دن یاد ہیں بعد ازاں پھر چلی
جاتی ہے اسیطرح پانچویں دن ازن لیکر آتی ہے اور دور سے دیکھتی ہے کہ نتھنوں
سے اور منہ سے اور کانوں سے ریم و خون بہتا ہے یہہ دیکھکر بہت روتی ہے اور
کہتی ہے اے میرے مسکین بدن اس غم و رنج و محنت کے حبیب سن لے
اور کیچڑ کے گھر میں تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہیں کیڑے موذی تیرا گوشت
کھا گئے سر سے اعضا شق ہو گئے تیرا چمڑا پھٹ گیا لہو ان سے جاتی ہے پھر
اسیطرح ساتویں دن حکم لیکر آتی ہے اور دور سے دیکھتی ہے کہ بدن میں کیڑے
پڑ گئے ہیں سو دھاڑیں مار کر روتی ہے اور کہتی ہے اپنی زندگی کے دن یاد ہیں تجھے
اپنے لڑکے بالے خویش و قریب یاد ہیں تجھے اپنی زمین جگہہ یاد ہے کہاں ہیں
تیرے بھائی بند کہاں ہیں تیرے دوست آشنا کہاں ہیں تیرے ہم سائے
اور صحیحین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مؤمن مر جاتا ہے اس
کی روح اپنے گھر کے آس پاس مہینے بھر تک پھرا کرتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اسکا
مال کسطرح بانٹتے ہیں اور اسکا قرض کسطرح ادا کرتے ہیں پھر بعد مہینے کے قبر کے
گرد سال بھر پھرتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اسکے لئے کون دعا مانگتا ہے اور کون
غمگین ہوتا ہے بعد جب سال پورا ہو جاتا ہے تب اسکو جہاں سب روحیں جمع رہتی
ہیں لیجاتے ہیں اور نفخ صور تک وہیں رہتی ہے اور جو قران مجید میں ہے مع

تنزل الملٰئکۃ والروح سو کہتے ہین کہ روح اس جگہہ بمعنی رحمت کے ہے چنانچہ ایک
قراءت مین روح آیا ہے بفتح را اور بعضی کہتے ہین کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام
ہے کہ شب قدر مین مومنونکی احترام کے واسطے اترتا ہے اور کہا ہے کہ روح
تمام بدن مین ہے اور موت بھی تمام بدن مین ہے اور موت بھی تمام بدن مین سرایت
کرتی ہے قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ اور روح و روان دونو ایک
ہین لیکن روح جب لی تو پھر بدن مین پھر نہین آتی اور بدن مین حس و حرکت نہین رہتی
اور روان جاتا ہے اور آتا ہے اور اسکے جانے پر بھی بدن مین حرکت رہتی ہے
اور روح کی جگہہ بدن مین معین نہین اور روان کی جگہہ دونو ابرو کی بیچ مین ہے اور روح
جب جاتی ہے بیشک بندہ مرجاتا ہے اور روان جب جاتا ہے تب وہ سو جاتا ہے
اور روح زلیست بھر بدن سے الگ نہین ہوتی اور حرکت نہین کرتی جیسے پانی اگر
برتن مین بھر دین اور گھر مین دھر دین اور سورج کی حیات اسپر پڑے تو عکس اسکا
چھت پر ہلتا ہوا نظر آوے لیکن پیالہ اپنی جگہہ سے نہ ہلے اسیطرح روح بدن مین
ہوتی ہے اور شعاع اسکا عرش تک پہنچتا ہے سو وہی روان ہے اور وہ وہان جو کچھ
دیکھتا ہے اسے خواب ملکوتی کہتے ہین اور روح بعد وفات کے کہان رہتی
ہے بعضون نے کہا ہے صور مین رہتی ہے کیونکہ جتنے جاندار پیدا ہوئے ہین
اور قیامت تک پیدا ہونگے اتنے ہی سوراخ صور مین ہین سو روح اگر نعمت کے
قابل ہے تو وہان ہے اور عذاب کے قابل ہے تو وہان ہے اور کہتے ہین کہ مومنون
کی روح علیین مین سبز پرندون کے حوصلون مین اور کافرون کی روح دوزخ مین
سیاہ پرندون کے حوصلون مین اور کہتے ہین کہ مومن کی روح جب قبض کی جاتی
ہے رحمت کے فرشتے اسے باعزاز تمام چوتھے آسمان تک لیجاتے ہین
پھر اللہ تعالی کیطرف سے آواز آتی ہے کہ اسکو علیین مین لکھو اور زمین مین پھیر دو

تب روح کو اسکے بدن کیطرف پھیر لاتے ہین اور بہشت کا دروازہ کھول دیتے ہین کہ
وہ اپنے مقام کو وہین سے دیکھتی ہے تا قیامت اور کافر کی روح کو عذاب کے
فرشتے پہلے آسمان کی طرف لیجاتے ہین سو اسکے دروازے مونہ لیئے جاتے
ہین اور حکم ہوتا ہے کہ انکو اسکی جگہہ مین پھر لیجاؤ تب اُسے لے آتے ہین اور اُسکی
قبر تنگ کر دیتے ہین اور دوزخ کا دروازہ کھول دیتے ہین کہ وہ اپنا بیٹھکا وہان
سے دیکھتی ہے تا قیامت اور اسی معنی پر حدیث مین آیا ہے کہ مردے جوتیون
کی تھپک سنتے ہین لیکن بول نہین سکتے اور بعضے عالمون نے فرمایا ہے کہ
شہیدون کی روحین فردوس مین سبز پرندون کے حوصلون مین ہین جہان چاہتی
ہین اڑا کرتی ہین پھر بسیرا لیتی ہین قندیلون مین جو عرش کے نیچے معلق ہین اور
مسلمانون کے لڑکون کی روحین بہشتی کنجشکون کے حوصلون مین ہین اور مشرکون
کی روحین بہشت کے چارون طرف پھرا کرتی ہین قیامت تک انکو کہین رہنے
کی جگہہ نہین اور آخرت مین وہ مومنون کے خادم بنائے جائینگے اور جن مسلمانون
کے ذمہ کسیکا قرض یا حق یا دعوی ہے انکی روحین ہوا مین معلق ہین نہ انکو بہشت
مین لیجاتے ہین نہ آسمان پر جب تک انکا قرض و مظلمہ نہ چکا دیا جائے اور
فاسق مسلمانون کی روحین قبر مین بدن سمیت عذاب پاتی ہین اور کافرون
اور منافقون کی روحین سجین مین ہین جہنم کی آتش مین اور بعضون نے کہا
ہے روح ایک جسم لطیف ہے کہ مخلوق ہے اور اسی سبب سے حق تعالی کو ذی
روح نہین کہتے کیونکہ محال ہے کہ حق تعالی محل اجسام کا ہوا اور یہودیون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کا حال اور اصحاب رقیم کا حال اور ذوالقرنین
کا حال پوچھا سو انکی شان مین سورہ کہف اترا اور روح کے مقدمے مین یہہ
آیت اتری وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنے کہہ دے

ہیہ سے خدا کے علم سے ہے اور مجھے اسکا علم نہین اور بعضون نے کہا ہے
روح مخلوق نہین کیونکہ خدا کے امر سے ہے اور امر خدا کا کلام خدا کا ہے اور بعضون
نے کہا ہے آیت کی یہہ معنی ہین کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہے کہ
اُس نے کن کے حکم سے اسے ہست کیا ہے اور امر دو طرح کا ہے ایک امر
الزام جیسے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر تکوین سے جیسے قول اسکا إِنَّمَا
أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اور وہ جو خدائے تعالی نے فرمایا
ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ سو روح امین جبرئیل علیہ السلام ہے
اور وہ جو فرمایا ہے يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا سو روح سے وہان بھی
جبرئیل علیہ السلام مقصود ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ روح ایک بڑے فرشتہ
کا نام ہے جو اکیلا ایک صف مین کھڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف مین اور
وہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہے نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي
سو یہہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سے ہے جیسے ناقۃ اللہ و بیت اللہ اور
وہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہے فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا
سو اسواسطے فرمایا ہے کہ حضرت عیسی جبرئیل علیہ السلام کی پھونک سے پیدا ہوے
اور بعضون نے کہا ہے کہ روح اس جگہہ بمعنی رحمت کے ہے واللہ اعلم
بالصواب مترجم کہتا ہے کہ روح کا حال اسواسطے مفصل نہ بیان کیا گیا کہ
ہر شخص کے فہم و عقل مین نہ آسکتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے أُمِرْنَا أَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ یعنے ہمکو حکم ہے کہ
آدمیون سے انکی عقل کے موافق کلام کرین اور جو شخص عقل صافی و فہم وافی
رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ تصوف کی کتابین دیکھے خصوص امام حجۃ الاسلام غزالی
رح کی تصنیفین کیونکہ انھون نے بعضے رسالون مین روح کا حال بتصریح تام و تشریح

تمام الطاف اگرچہ اس رسالے مین اختصار کر گئے ہین ❁

انتیسوان باب صور کے ذکر مین اور بعث و حشر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ اسرافیل عم کی چار بازو ہین ایک پورب مین ایک پچھم مین ایک
کو پھیلاتا ہے ایک سے سر ڈھانکتا ہے اور عرش کے پائے اپنے کاندھے
پر اٹھائے ہے اور حق تعالی کے خوف سے چھوٹا ہو جاتا ہے گنجشک کی برابر اور
کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہین جتنا اسرافیل علیہ السلام ہے اسکے اور عرش
کے درمیان سات پردے ہین ایک پردے سے دوسرے پردے تک
پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور جبرئیل اور اسرافیل کے درمیان ستر حجاب ہین
اور حق تعالی نے لوح محفوظ کو سفید براق موتی سے پیدا کیا ہے طول اسکا اتنا ہے
جیسے آسمان اور ساتون زمینون کا درمیان اور عرش سے معلق ہے جو کچھ ہوا اور جو کچھ
قیامت تک ہوگا سب اسمین لکھا ہے اور اسرافیل علیہ السلام اپنی داہنی ران پر صور
رکھے ہوئے اور صور کا منہہ اپنے منہہ سے لگائے ہوئے اس انتظار مین
ہین کہ جو ہین پھونکنے کا حکم ہو پھونک دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ اسکی قسم جسکے ید قدرت مین میری جان ہے کہ جسدن نرسنگا پھونکا جائیگا
قیامت آجائیگی حالانکہ آدمی کے منہہ مین لقمہ پڑا ہوگا سو وہ نگل نہ سکیگا اور کپڑا اٹھا
ہوگا سو پہن نہ سکیگا اور پانی منہہ سے لگائے ہوگا سو پی نہ سکیگا اور صور تین
بار پھونکا جاویگا ایک کو نفخۂ فزع کہتے ہین ایک کو نفخۂ صعق ایک کو نفخۂ بعث سو جب
دنیا کی مدت گذر جائیگی ملک الموت ساتون زمین تک منہہ پھیلا کر سب آسمانون
اور زمینون کی روح نکال لیگا اسوقت کوئی زمین پر باقی نہ رہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمان
پر مگر جبرئیل ع و میکائیل ع و اسرافیل ع و عزرائیل علیہم السلام اور انھین کو حق تعالی نے اس
آیت مین مستثنی کیا ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ

الا من شاء اللہ و اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صور کی چار
شاخیں ہیں ایک پچھم میں ایک پورب میں ایک ساتویں زمین کے نیچے ایک
ساتویں آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی روحیں ہیں اتنے ہی صور میں دروازے ہیں
اور اس کے ایک طبقہ میں نبیوں کی روحیں ہیں اور ایک میں آدمیوں
کی اور ایک میں پریوں کی اور ایک میں جانوروں کی

بیسواں باب نفخہ فزع کے بیان میں

جب نفخہ فزع ہوگا آسمان و زمین کی تمام خلقت میں ہول پڑ جائیگا اور پہاڑ اڑنے
لگینگے اور آسمان پھٹنے لگیں اور زمین کانپنے لگیگی جیسے پانی پر ناؤ ڈگمگاتی
ہے اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جاوینگے اور لڑکے خوف سے بڈھے
ہو جاوینگے اور شیاطین بھاگتے پھرینگے اور ستارے ٹوٹنے لگینگے
اور چاند سورج دھندلے ہو جاوینگے قولہ تعالی ان زلزلة الساعة شیء
عظیم یہ چالیس برس تک ایسا ہی رہیگا ابن عباس رضہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یا ایها الناس اتقوا
ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ یہ کون
دن ہے صحابہ بولے خدا اور رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وہ دن
ہے جب حق جل و علا آدم عم سے فرماویگا کہ بھیج اپنی اولاد کو دوزخ کی طرف
آدم عم کہینگے یارب کتنے بھیجوں حکم ہوگا کہ ہر ہزار سے نوسو ننانوے دوزخ
میں اور ایک بہشت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا سب
لوگ رونے لگے اور نہایت غمگین ہوئے حضرت صلعم نے فرمایا مجھے امید
ہے کہ بہشت میں تین حصے اور لوگ ہونگے ایک حصہ تم پھر فرمایا کہ مجھے
امید ہے کہ دو حصہ تم ہو ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہوگئے پھر فرمایا

کہ خوش ہوئیو کہ تم تمام امتون مین اسطرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بکری
اور تم ایک حصہ ہو ہزار حصہ سے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی
کی سو رحمتین ہین اسمین سے ایک رحمت دنیا مین بھیجی ہے جس کے اثر سے
جن وانس وحش وطیر اپسمین مہربانیان کرتے ہین اور ننانوے رحمتین
قیامت کے دن اپنے بندون پر کریگا صفتہ ہم کہتا ہے یہہ حدیث مشکواۃ
مین بھی ہے پھر حق تعالی اسرافیل عم کو صور پھونکنے کا حکم دیگا وہ پھونکیگا اور
کہیگا ای روحون حق تعالی کا حکم ہے کہ بدنون سے نکلو تب آسمان و زمین
کے تمام لوگ بیہوش ہو جاوینگے اور مر جاوینگے مگر جسے خدای تعالی
چاہیگا سو نہ مریگا یعنے شہیدون کی روحین کہ وہ اپنے خدا کے پاس زندہ ہین
چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ اور حدیث مین ہے کہ حق تعالی نے شہیدون کو پانچ بزرگیان
دی ہین جو کسیکو نہین دین اور مجھے بھی نہین دین ایک یہہ کہ سب نبیون کی روح
کو ملک الموت قبض کرتے ہین اور شہیدونکی روح کو حق تعالی آپ قبض کرتا ہے دوسرے
یہہ کہ سب انبیا بعد موت کے نہلائے جاتے ہین اور مین بھی نہلایا جاؤنگا پر شہید نہین نہلائے جاتے تیسرے یہہ کہ سب
نبیونکو کفن دیا جاتا ہے اور مجھکو بھی دیا جاویگا پر شہیدونکو نہین دیا جاتا چوتھے یہہ
کہ انبیا کو مردہ کہتے ہین اور مین بھی ایسا ہی ہون کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ
اور شہدا زندہ ہین کہ احیا کہلاتے ہین پانچوین یہہ کہ سب نبی قیامت کے دن
شفاعت کرینگے اور مین بھی اسی دن شفاعت کرونگا اور شہید ہر روز شفاعت
کرتے ہین تا قیامت اور کہتے ہین کہ بارہ شخص باقی رہ جاوینگے جبرئیل و میکائیل
و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور آٹھ عرش اٹھانے والے اور دنیا رہ جاویگی
اکیلی سب آدمی سب پری سب شیطان سب وحوش تب حق تعالی فرماویگا ای

ملک الموت جتنے اولین و آخرین ہیں اتنے ہی تیرے ساتھی اور مددگار میں نے
پیدا کئے اور تجھے آسمانوں و زمینوں کی قوت بخشی آج میں تجھے رنگ رنگ کے
غضب کا لباس پہناتا ہوں سو تو میرا غضب لیکر اتر اور شیطان کو موت کا مزہ چکھا دے
جتنی سختی اگلوں پچھلوں آدمیوں پر ہوئی ہے تو اسکی دونی چوگنی اُسے اکیلے پر ڈال
اور زبانیہ یعنے دوزخ کے پیادے ستر ہزار آتشی زنجیریں لیکر تیرے ساتھ
ہوں گے پھر ملک الموت ایسی بھیانک صورت میں جسکے دیکھنے سے
ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے لوگ مر جائیں نمود ہو کر شیطان کو للکارینگے
انکی آواز کی شدت یہ ہو اسسے شیطان بیہوش ہو جاویگا اور جب ہوش سے کی آواز اس
زور شور سے اسکے گلے سے بلند ہوگی کہ آسمان و زمین کی خلقت اُسے سنے تو بہرے
ہو جائے تب ملک الموت فرماوینگے ٹھہر اے خبیث تا موت کا مزہ تجھکو چکھاؤں تو نے
بہت عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سنکر وہ پورب کو بھاگیگا ملک الموت بھی
وہاں بھی جا پہونچینگے تب پچھم کو بھاگیگا وہاں بھی وہ جا پہونچینگے آخر بھاگتے بھاگتے
تھک کر آدم کی قبر کے پاس ٹھہر جاویگا اور کہیگا اے آدم میں تیرے سبب سے شیطان بنا
پڑا اور رجیم و ملعون ہوا پس ملک الموت اُسے آتش کا پیالہ پلاوینگے تب وہ خاک
پر لوٹنے لگیگا منہ زبان لٹکائے ہوئے کیلوں سے اسکا منہ چیر ڈالینگے اور نیزہ و لاٹھ
سے پاش پاش کر کے اسکی جان قبض کر لینگے پھر حق تبارک و تعالی ملک الموت
سے فرماویگا کہ دریاؤں کو غرق کر سو ملک الموت دریاؤں سے کہینگے تمہاری میعاد
گذر چکی دریا کہینگے ہمکو حکم دو کہ تو آپنے اوپر رو لیں یہ کہکر رو رو کر کہینگے
ہیں ہماری موجیں وہ کہاں ہیں ہمارے عجائبات آ پہنچا حکم رب ...
ملک الموت زور سے ایک ایسی آواز کرینگے کہ سارا پانی تہ آلک کو ملکر جا
پہاڑوں کے پاس جا کرینگے وہ بھی رو کر کہینگے کہاں ہیں ہماری اونچائی اور ...

ہے ہمارا الٰہ ابن آپہنچا حکم حق جل وعلا کا پاس ملک الموت کی ایک چنگھاڑ میں وہ
گلے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائینگے اور انکے پاسنے دھنس جائینگے پھر آسمان پہ چڑھ
کر چنگھار مارینگے جیسے صدمے سے چاند سورج تارے سب چور چور ہو کر گر
پڑینگے پھر حق تبارک وتعالی فرماویگا کہ اے ملک الموت اب میری خلقت
میں کون باقی رہا کہینگے الٰہی حی لایموت تو ہی ہے اور باقی تو اب کوئی نہیں مگر
ملک جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عرش کے اٹھانے والے اور میں ضعیف بندہ
اب انکی روح قبض کرنے کا بھی حکم ہوا بعد ازاں حق تعالے نے فرماویگا اے ملک
الموت کیا تو نے میرا قول نہیں سنا كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سو تو بھی
اب مر جا پس ملک الموت علیہ السلام بھی مر جاینگے اور کچھ نہ باقی رہیگا الا ماشاء اللہ تعالے

اکیسواں باب حشر و نشر کے بیان میں

حدیث میں ہے کہ جب حق تبارک وتعالی چاہیگا کہ خلق کو جلاوے جبرئیل و میکائیل
و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کو زندہ کریگا اور ان چاروں میں پہلے اسرافیل کو
جلاویگا وہ عرش سے صور لیکر بہشت میں جائینگے اور کہینگے اے رضوان بہشت
کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور انکی امت کے واسطے آراستہ
کر پھر براق اور لواء الحمد اور جنت کے حلے لیکر آوینگے سو جانوروں میں جو
سب سے پہلے زندہ ہوگا وہ براق ہے پھر اللہ تعالی فرماویگا کہ اسے آراستہ اور تیار
کر تب اُسے سرخ یاقوت کا لباس پہناوینگے اور سبز زبرجد کی لگام اسکے
منہ میں دینگے اور دوسرے زین پوش ایک سبز ایک زرد اسپہ کسینگے پھر اس
تیاری سے اسے لیکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے
طرف جائینگے اور زمین اسوقت کف دست میدان ہوگی سپاٹ چورس نہ
اونچی نہ نیچی اس سبب سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقد مبارک

پہچان نہ پڑیگا ناگاہ ایک نورانکی مرقد پاک سے عمود گرباد کی مانند آسمانکی طرف
بلند ہوگا تب جبرئیل علیہ السلام کہینگے کہ ای اسرافیل آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمھارے
ذمہ ہے سب خلق کو حق تعالی تمھارے ہی ہاتھ سے محشور کریگا وہ کہینگے نہین
ای جبرئیل تمھین آواز دو کیونکہ تم دنیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آتے جاتے تھے مجھے ان سے شرم آتی ہے جبرئیل خاموش رہ جائینگے تب
اسرافیل میکائیل سے کہینگے کہ تم پکارو میکائیل پہلے مرتبہ کہینگے السلام علیک
ای روح پاک اپنے مقدس بدن کے طرف رجوع کر اور کچھہ جواب نیا وینگے
پھر دوسرے دفعہ کہینگے ای روح مقدس اٹھہ فیصلے اور حساب کے واسطے
اور رحمن کے سامنے جانیکے واسطے تب قبر مبارک شق ہوئیگی اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھہ بیٹھین گے اور سر و ریش سے گرد جھاڑنے
لگینگے پہر جبرئیل انکو بہشتی لباس اور براق دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماوینگے کہ ای جبرئیل یہہ کونسا دن ہے وہ کہینگے یہہ قیامت کا دن ہے یہہ
حسرت کا دن ہے یہہ ندامت کا دن ہے یہہ یوم التلاق ہے یہہ یوم الفراق ہے
یہہ یوم البراق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے ای جبرئیل مجھے بشارت
دو اور کچھہ خوشی کی خبر سناؤ کہینگے یا رسول اللہ لواء الحمد میرے ساتھہ ہے آپ
فرماوینگے کہ یہہ مین نہین پوچھتا ہون بلکہ گنہگار امت کا حال پوچھتا ہون کیا تم انکو پل صراط
پر چھوڑ آئے ہو تب اسرافیل کہینگے ای محمد خدائے عز وعلا کی قسم ہے مین نے
ابھی تک صور نہین پھونکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ اب میرا جی خوش
ہوا اور میری آنکھوں مین ٹھنڈک آئی پھر تاج و حلہ لیکے پہنینگے اور براق پر سوار ہووینگے

بائیسوان باب براق کی تعریف مین

براق ایسا براق کہ اسکے دو بازو مین ہین جنکے زور سے آسمان و زمین بسکے

درمیان اُڑیگا چہرہ اُسکا آدمی کا سا اور پیشانی کشادہ سرخ یاقوت کی اور
کان پتلے پتلے سبز زبرجد کے اور آنکھیں تارے کی مانند چمکتی ہوئیں اور
دم گائے کیسی سرخ سونے سے مڑھی اور بدن برق سا گویا طاوس ہو گدھے
سے اونچا اور خچر سے چھوٹا براق اِس سبب سے اُسکا نام ہے کہ وہ برق کے
مانند تیز گام ہے سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے نزدیک جائینگے
اُچھلے چاند سے لگا اور کہیگا خدائے عز و جل کی قسم مجھپر کوئی نہ سوار ہوگا
مگر بنی ہاشمی قریشی محمد بن عبد اللہ صاحب اللوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماوینگے کہ میں ہی محمد ہوں اور سوار ہو کر جنت میں داخل ہونگے اور سجدے
میں گر پڑینگے تب آواز آویگی کہ سر اٹھا یہہ رکوع و سجود کا دن نہیں یہہ حساب و عذاب
کا دن ہے مانگ جو مانگیگا پاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے یارب میں
اپنی امت کی نجات چاہتا ہوں حکم ہوگا کہ جس میں تو راضی ہو سو میں نے دیا قولہ تعالیٰ
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى پھر چالیس دن تک آسمان سے پانی برسایا
جاویگا کہ اُس میں نطفہ کی خاصیت ہوگی اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سے اونچا ہوگا
خلق اُس پانی کی تاثیر سے سبزی کے مانند جمیگی اور ان کے بدن تمام و کمال
درست ہو جائینگے پھر لپیٹیگا خدائے عز و جل زمین و آسمان کو اور تین بار کہیگا
کس کے واسطے ہے سلطنت و پادشاہی کوئی جواب نہ دیگا تب آپہی فرماویگا
اللہ کا ہی ملک اللہ ہی کی سلطنت جو اکیلا ہے قہر والا پھر کہیگا کہاں ہیں
گھمنڈے اور کہاں ہیں شہزادے اور کہاں ہیں وہ جو میرا کھاتے تھے
اور ولگا لگاتے تھے اور پہاڑ روئی ہو کے رنگا رنگ پشمینہ کے مانند
اُڑینگے پھر بدل ڈالیگا خدائے جل و علا اُس زمین کو جسپر فسق و فجور کیا گیا ہے
اور جہنم کو اسپر رکھیگا اور ایک اور زمین بنا دیگا سپید چاندی کی کہ اسپر شہرت نہ

نقرہ

نصیب کرلگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جسدن دوسری زمین بدلی جائیگی آدمی کہان
ہونگے فرمایا تونے بڑی بات پوچھی اے عائشہ آدمی اُس دن پل صراط پر ہونگے

تئیسوان باب نفخہ لعبث کے بیان

پھر حق جل و علا فرماویگا کہ اے اسرافیل اٹھ اور مردون کی جلانیکا صُور پھونک
دے اسرافیل صور پھونکنے لگے اور پکارنے لگے کہ اے نکلی ہوئی رُوحون
اور سڑی ہڈیو اور ریزہ ریزہ بدنو اور پھٹے چمڑو اور گرے بالو حساب اور فیصلے
کیواسطے اٹھو یہہ کہتے ہی سب کے سب خدا تبارک و تعالے کے حکم
سے ننگے مادر زاد اٹھ کھڑے ہونگے آسمانونکو دیکھینگے کہ شق ہوگئے
ہین اور ستارے گر گئے ہین اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہے اور چاند اندھیرا
ہے اور زمین بدل گئی ہے اور سمندر سوکھا ہے اور دوزخ ہولناک آواز سے
گرجتا ہے اور زبانی سمندر میں پھینکتی ہین اور ترازو میں عمل تولنے کے تیار ہین اور فرشتے
عمل نامے لئے کھڑے ہین اور بہشت ہزارون زیب و زینت سے سامنے موجود
ہے تب کہینگے آہ افسوس کسنے ہمکو سوتے سے جگایا کسنے ہماری خوابگاہون سے
ہمکو اُٹھایا ندا ہوگی کہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہہ وہی ہے جسکے
خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرونکے نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرون نے اس
کی سچی خبر پہنچائی تھی روایت ہے کہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس آیت کی معنی پوچھی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا تب رونے
لگے یہانتک کہ آپ کے کپڑے آنسوون سے تر ہوگئے بعد ازان فرمایا کہ
اے پوچھنے والو تمنے بڑا امر پوچھا قیامت کے دن میری امت کے بارہ
جھنڈ ہونگے جنھون نے دغل فصل کی باتین بنا بنا کہ لوگونکو آپس مین لڑوا دیا تھا

انکا فرقہ بندروں کی صورت ہوگا قولہ تعالی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور جنھون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہے انکا فرقہ سوروں کی صورت سے بنے گا اور جو لوگ قاضی مفتی ہوکر جھوٹھا فتوی اور الٹا حکم دیتے تھے انکے سر گدھے کے کر دئے جائینگے قولہ تعالی وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور آپکو سب سے اچھا جانتے تھے وے گونگے بہرے کر دئے جائینگے قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور جو عالم و مشایخ لوگون کو نیک باتین سمجھاتے تھے اور آپ برے کامون مین انکے رہتے تھے انکا حال یہ ہوگا کہ اپنی اپنی زبانین کاٹینگے اور انکے منھہ سے پیپ لہو بہیگا قولہ تعالی اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور جنھون نے جھوٹھی گواہیان دی تھین انکے بدنون پر آتش کے کوڑے لگینگے قولہ تعالی وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور جو لوگ شہوت و لذت مین پڑے رہتے تھے اور ہر دم نفس امارہ کو سکھہ پہنچایا کرتے تھے اس کے بدنون مین بدبو آویگی اور انکے پانون انکی چوٹی مین بندھے ہونگے قولہ تعالی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ اور جو لوگ اپنے مال سے حق تعالی کا حق ادا نکرتے تھے صرف اپنے نام و آرام کے واسطے خرچ کیا کرتے تھے وہ ٹھہرے نرہ سکین گے واسطے باتین کرنے کے مرتے رہینگے قولہ تعالی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ اور جو لوگ غیبت کیا کرتے تھے اور پیٹھہ پیچھے لوگون کے نام دھرا کرتے تھے انکو جلتی ہوئی گندھک کے پاجامے پہنا دینگے قولہ تعالی وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اور جو لوگ تھے انکی زبانین گدی سے نکالی جائیگی اور جو لوگ مسجد و منبر میں دنیا کی باتین کرتے تھے وہ منہ کے بل اٹھینگے قولہ تعالی

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور جو سود بیاج لیا کرتے کرتے تھے انکو الٹا انکے سر نیچے پاؤں اوپر فرشتے کھینچ لیجاوینگے مترجم رح کہتا ہے کہ اس حدیث کو ثعلبی نے روایت کیا ہے لیکن انھوں نے دس گروہ لکھی ہیں اور تفسیر عمدہ میں بھی دس ہی لکھے ہیں اور معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حسرت وندامت کے دن حق تعالی امیری امت کی بارہ صفیں بناویگا بعضے قبروں سے اٹھینگے اور انکے ہاتھ پاؤں کٹے ہونگے سو اللہ تعالی کیطرف کا پکارنے والا پکاریگا کہ یہہ وہ لوگ ہیں جو پڑوسیوں کو ستایا کرتے تھے اور بے توبہ مرگئے سو یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ میں اور بعضے قبروں سے اٹھینگے جانوروں کی صورت پر سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں سستی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ میں قولہ تعالی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ اور بعضے قبروں سے اٹھینگے کہ انکے پہاڑ سے ڈیل ہونگے اور سانپ بچھو انکے سارے بدن میں لپٹے ہونگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ وہ ہیں جو زکواۃ نہ دیتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ میں اور روپے اشرفیوں سے انکی پیٹھ اور پیشانی اور پسلیاں پہلو داغے جائینگے قولہ تعالی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ قولہ تعالی يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ اور بعضے قبروں سے اٹھینگے کہ انکے منہ سے خون بہیگا اور آگ نکلے گی اور انکی آنتیں پیٹ سے نکلی ہوئیں زمین پر [illegible]

سو لپکار نے والا لپکار لگا کہ یہہ تجار فجار ہین جو خرید فروخت مین جھوٹھہ بولتے تھے
اور نہ لے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ مین اور بعضے قبرون
سے اُٹھینگے جنکے بدن مردار سے گندہ تنگے سو لپکار نے والا لپکار لگا
کہ یہہ وہ لوگ ہین جو آدمیونکے ڈر سے چھپ چھپ گناہ کرتے تھے اور خدا
تعالی سے نہ ڈرتے تھے اور نہ لے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ
انکی دوزخ مین اور بعضے قبرون سے اُٹھینگے جنکی گردنین سانپون نے
ڈس ڈس کر رخنہ رخنہ کر دی ہونگی سو لپکار نے والا لپکار لگا کہ یہہ وہ لوگ ہین
کہ جھوٹی گواہی بولتے تھے اور نہ لے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ
مین اور بعضے قبرون سے اٹھینگے جنکے منہہ مین زبان نہوگی اور پیپ لہو منہہ
سے بہیگا سو لپکار نے والا لپکار لگا کہ یہہ وہ لوگ ہین جو گواہی چھپاتے تھے اور
دیکھا ہوا معاملہ نہ بتاتے تھے حق پوشی کرتے تھے اور نہ لے توبہ مرے یہہ
انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ مین **قولہ تعالی وَلَا تَکْتُمُوا الشَّہَادَۃَ**
وَمَنْ یَکْتُمْہَا فَاِنَّہٗ آثِمٌ قَلْبُہٗ اور بعضے قبرون سے اٹھینگے سر نیچے پاؤن
اوپر اور انکی شرمگاہ سے پیپ لہو بہیگا سو لپکار نیوالا لپکار لگا کہ یہہ لوگ زنا کرتے تھے
اور نہ لے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ مین **قولہ تعالی**
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً اور بعضے قبرون سے اٹھینگے
کالا منہہ نیلی آنکھین دوزخ کے انگارون سے پیٹ بھرا سو لپکار نے والا لپکار لگا
کہ یہہ لوگ ظلم سے یتیمونکا مال چٹ کر گئے تھے اور نہ لے توبہ مرے یہہ انکی
سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ مین **قولہ تعالی اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا**
اور بعضے قبرون سے کوڑھی اٹھینگے سو لپکار نے والا لپکار لگا کہ یہہ لوگ ماں باپ
کو ناحق ستاتے تھے اور نہ لے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ

ہین قوله تعالی انما یاکلون فی بطونهم نارا اور بعضے قبرونسے گونگے بہرے اٹھینگے سو لکارنیوالا لکاریگا
کہ یہہ لوگ ماںباپ کو ناحق ستاتے تھے اور مرنے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ ہین
قوله تعالی وبالوالدین احسانا اور بعضے قبرونسے اندہے اٹھینگے منہ سے بڑے دانت نکلے ہوئے جیسے بیلونکے سینگہہ اور انکو دیکھتے
ہونگے سو لکارنیوالا لکاریگا کہ یہہ شرابی ہین جو نہ توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ انکی دوزخ ہین قوله تعالی انما
الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه اور بعضے قبرونسے اٹھینگے کہ
چودھوین رات کے چاند سے روشن تر ہونگے اور بجلی کی طرح پل مین پل صراط سے اوتر
جاینگے سو لکارنے والا لکاریگا کہ یہہ وہ لوگ ہین جنھون نے اچھے کام کئے اور
خلق کو گناہون سے منع کیا اور پانچون وقت کی نمازین باجماعت ادا کین اور توبہ کرکے
موئے یہہ انکی جزا ہے اور مکان انکا بہشت مین حق تعالی انسے راضی ہے یہہ حق تعالی
سے نہ انکو کچھہ ڈر ہے نہ غم اللهم اجعلنا منهم ۱۲

چوبیسوان باب قبر سے اٹھنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ خلق جب قبرون سے اٹھیگی اسی جگہہ سب کے سب چالیس برس تک
کھڑے رہینگے نہ اٹھینگے نہ بیٹھینگے نہ بولینگے اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم
سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن آپکے امتی کس نشان سے پہچان پڑینگے آپ
نے فرمایا میرے امتی اسدن وضو کی اثر سے غر محجلین ہونگے یعنی جو عضوان کے
وضو مین دہوئی جاتے ہین روشن وتابندہ ہونگے اور حدیث مین ہے حشر کے دن
جب خلق قبرون سے اٹھیگی فرشتے مومنون کے پاس آوینگے اور انکے بدنون
سے خاک جھاڑینگے سب جگہہ کی گرد چھوٹ جائیگی مگر اعضا سجود کے گرد
ہرچند فرشتے ملینگے نہ چھوٹیگی تب آواز آویگی کہ اے میرے فرشتو یہہ قبر کی مٹی نہین
یہہ مسجدون اور محرابون کی مٹی ہے انکو اسیطرح رہنے دو یہانتک کہ پل صراط
سے اترکر جنت مین داخل ہون تاکہ جو انکو دیکھے جانے کہ میرے بندے اور لوگ

ہین اور اعضا سجود کے سات ہین تمام ودونون ہاتھ اور دونونکا سر زانو اور دونونپاؤن

کی انگلیان اور بعضون نے ناک کو بھی کہا ہے اور جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے

کہ قیامت کے دن جب مردے قبرون سے اٹھینگے اللہ تعالی رضوان کو جو بہشت

کا دربان ہے پیغام بھیجیگا کہ مین نے روزہ دارونکو جو کہ پیاسے قبرون سے اٹھینگے

سو بطرز استقبال کے انکی خواہشونکی چیزین تیار کر رکھ رضوان بہشت کی حورون اور

غلمانونکو بلا وینگا وے نور کے لاکھون طبق لئے ہوئے ہزارون طرح کے میوون

اور نفیس کھانون اور لذیذ شربتون سمیت رضوان کے پاس جمع ہونگے اور گنتی

مین وہ اتنے ہونگے جتنے زمین مین مینہ کے قطرے ہین اور مینہ کی بوندین

اور آسمانون پر ستارے ہین اور درختون پر پتے ہین جب سامان

تیار ہو چکیگا تب حق تعالی انکو کھانا کھلوائیگا اور فرماویگا کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا

أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور ابن عباس رضی سے روایت

ہے کہ لوگ جب قبرون سے اٹھینگے فرشتے تین فرقون سے مصافحہ کرینگے شہیدون

سے اور رمضان کے روزہ دارون سے اور انسے جو عرفہ کے دن روزہ رکھتے

ہین اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب دنون سے دوست زیادہ اللہ تعالی کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہے کہ انمین رحمت

ہے اور سب دنون سے دشمن زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہے اے

عائشہ جو عرفہ کو روزہ رکھے اسپر تیس دروازے خیر و رحمت کے کشادہ ہون

اور تیس دروازے شر و شدت کے بند ہون اور جب عرفہ کا روزہ دار پانی

سے روزہ کھولتا ہے جو رگ اسکے بدن مین ہے فجر تک کہتی رہتی ہے کہ یا الہی

ہمارا ایسا سیر رحمت کر اور حدیث مین آیا ہے کہ روزہ دار اپنی اپنی قبرون سے

نکلینگے اور فرشتے انکو عمدہ خوانون اور نفیس میوون کے پاس لیجائینگے اور

رہینگے کھاؤ تم بھوکے رہتے تھے جب لوگ اٹھاکہ کھاتے تھے اور رہو تم پیاسے
رہتے تھے جب لوگ سیراب ہوکر پانی پیتے تھے وسے اس حال میں ہونگے
اور لوگ حساب میں پھنسے ہونگے اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آدمی قیامت کے دن برہنہ تن و برہنہ پا اٹھینگے جسطرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے
ہیں ولیکن کوئی کسیطرف نہ دیکھیگا اسکی نگاہیں ہول وہیبت سے آسمان کے طرف
ہونگی چالیس برس تک اسیطرح کھڑے رہینگے نہ کھائینگے نہ پینگے آفتاب
کی گرمی سے کسیکے پاؤن پسینے میں بھیگین گے کسیکے پنڈلیون تک پسینا آویگا
کسی کے پیٹ تک کسیکے چھاتے تک بی بی عائشہ رض نے کہا یارسول اللہ کوئی
اسدن سوار بھی اٹھیگا فرمایا ہاں انبیا اور انکی اہلبیت اور وہ لوگ جو رجب وشعبان
ورمضان میں متصل روزے رکھتے ہیں اور سب لوگ اسدن بھوکے ہونگے
مگر انبیا اور انکی اہلبیت اور رجب وشعبان کے روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے
ہیں کہ قیامت کے میدان میں مخلوقات کی ایک سو بیس صفین کی جائینگی ہر صف
اتنی لمبی کہ چالیس ہزار برس چلیے تو اسکا چھور ملے اور اتنی چوڑی کہ بیس ہزار برس
چلیے تو اسکا کنارہ ملے سو انمین سے تین صفین ایمان والونکی ہونگی اور باقی
سب کافرونکی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے نے فرمایا قیامت
کے دن میری امت کی ایک سو بیس صفین ہونگی مصنف رح کہتا ہے یہی صحیح ہے
مترجم رح کہتا ہے سیوطی رح نے خصایص الکبری میں لکھا ہے کہ سب بہشت کے
لوگ ایک سو بیس صف ہونگے اسی اس امت سے اور چالیس تمام انبیا کی امت سے

پچیسوان باب محشر والون کے چلنے کے بیان میں

کہتے ہیں کہ حشر کے دن کفار پیادہ چلینگے اور ایماندارونکو سواریان ملینگی کما قال
جل جلالہ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حضرت علی رضہ سے

فرمایا ہے کہ متقیون کو گھوڑون پر سوار محشور کرینگے حق تعالی فرشتون سے فرمادیگا
کہ انکو سنے لے سواری نہ چلنے دو کیونکہ دنیا مین انکو سواری کی ہمیشہ عادت رہی ہے
بعد اپنی مہ ماباپ کی پشت پر رہے بعد ازان ماکی شکم مین بعد ازان دائیونکی گود ون
مین بعد ازان باپ کے کاندھون پر بعد ازان اونٹ گھوڑے ناو وغیرہ پر پھر
جب مرے تو بھائیونکی گردنون پر انکا جنازہ چلا سو آب جو قبرون سے اٹھائے
لئے مین پیادہ نہ رہنے پاوین کہ انکو چلنے کا ربط نہین ان کے قد پانوین کو
لکی سواری بناؤ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَمِّنُوا ضَحَایَاکُمْ وَعَظِّمُوا فَاِنَّہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
مطایاکم

چھبیسوان باب قیامت کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہے کہ جب قیامت مین آفتاب نزدیک کر دیا جائیگا اور گرمی
اسکی بہت ہی سخت ہوجاویگی تب آتش سے ایک سایہ سا لکلکر چھا جا لگا پھر
آواز آویگی کہ اہل محشر کے لوگو سایہ کے طرف چلو سو سب تین فرقے ہوکر
چلینگے ایک ایمان والون کا ایک منافقون کا ایک کافرون کا اور جب سب
کے سب اس سایہ کے نیچے پہونچ جاوینگے وہ تین قسم ہوجائیگی ایک گرمی
ایک دھوان ایک نور کما قال اللہ تعالی اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ
سو حرارت منافقون کے سر پر قایم ہوگی اور دھوان کافرون پر سایہ کیا جائیگا
اور نور مومنون کو ملیگا اسواسطے کہ منافق لوگ دنیا مین گرمی سے آپ کو بہت
بچاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم رسول کے ساتھ گرمی کے سبب سے جہاد
کو نہین نکل سکتے سو حق تعالے نے فرمایا قُلْ نَارُ جَہَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا اور کفار
دنیا مین اندھیارے مین تھے کہ خدائی جل و علی کی آیتین اور نشانیان نہ دیکھتے
تھے سو آخرت مین بھی انہین تاریک دھوان ملیگا قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اَوْلِیَآؤُہُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَہُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ

اور مسلمان دنیا مین نور ایمان کا رکھتے تھے سو آخرت مین بھی نور پاوینگے

قوله تعالى اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وقوله تعالى يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات فرقون کو حق جل وعلا عرش
کے سایہ مین بٹھلاویگا اسدن جب سوا سئے اس سایہ کے اور سایہ نہوگا ایک
بادشاہ عادل دوسرا وہ جو بھری جوانی جیسے جوبن مین اللہ تعالی کی عبادت مین
مشغول ہوا ہے تیسرے وہ دو شخص کہ صرف اللہ تعالی کے واسطے آپس مین دوستی
رکھتے ہین چوتھا وہ مرد جسے مال جمال والی عورت جو روپ وروبا دونو رکھتی ہو چاہے
اور وہ صرف خدا تعالی کے خوف سے اس سے باز رہے پانچوان وہ شخص جو تنہائی
مین خدا تعالی کے خوف سے روتا ہے چھٹا وہ جسکا دل مسجد ہی مین لگا رہتا ہے
ساتوان وہ جو داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائین سے چھپاوے اور حدیث
مین آیا ہے کہ جب حق تعالی خلق کو جمع کریگا پکار نیوالا پکاریگا ای اصحاب فضل آؤ سو
بہت سے لوگ اٹھینگے اور جلد جلد جنت کیطرف چلینگے فرشتے انکو رستہ مین ملینگے
اور کہین گے تم کون ہو کہینگے ہم وہ ہین کہ جب ہمپر لوگون نے ظلم کیا ہم نے صبر کیا اور
جب کسی نے ہماری تقصیر کی ہمنے معاف کی فرشتے کہین گے اچھا سیدھے جنت
کو چلے جاؤ پھر پکار نیوالا پکاریگا کہ اہل صبر کہان ہین تب بھی بہت سے لوگ اٹھینگے
اور جلد جلد بہشت کیطرف چلین گے فرشتے انکو راہ مین ملین گے اور کہین گے تم
کون ہو جو بہشت مین جھپٹے چلے جاتے ہو کہین گے ہم صبر والے ہین کہ خدا کے جل وعلا
کی بندگی پر ثابت ومستقیم رہے فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکار نیوالا
پکاریگا آپس مین للہ دوستی رکھنے والے کہان ہین تب بھی بہت سے لوگ اٹھینگے
اور جنت کے طرف شتابان ہونگے راہ کے فرشتے کہین گے تم کون ہو کہ بہشت کو

جهبيني بهشتي پس چلے جاتے ہو کہین سے ہم آپس مین للہ دوستي رکھتے تهے فرستے
کہین گے اچها بہشت کو چلے جاؤ اور جب یہہ سب لوگ بہشت مین داخل ہو چکین گے
تب حساب کی ترازو مین لٹکائی جائیگی اور حدیث مین آیا ہے کہ لواء الحمد اتنا لمبا ہے کہ ہزار
برس چلے تب اسکا چهور ملے اور عرض اسکا اتنا ہے جتنا آسمان و زمین کا درمیان
اور سرخ یاقوت و سبز زمرد اوس مین جڑے ہین اور اوس مین نور سے بہن جهے
ہین ایک پچهم مین ایک پورب مین ایک دنیا کے بیچون بیچ اور اسپر تین سطرین لکهی
ہین اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری الحمد للہ رب العالمین تیسری لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اور اس کے قریب ستر ہزار نیزے ہین ہر نیزے کے نیچے ستر ہزار صفین فرشتونکی
ہر صف مین پانچ لاکهہ فرشتے کہ اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس کرتے ہین اور قیامت
سب اہل ایمان اس لواء الحمد کے گرد اگرد ہونگے اور سوا اس لوا کے اور چهوٹے
چهوٹے نیزے صحابیون کے واسطے گڑینگے چنانچہ صدق کا نیزہ حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کے واسطے گاڑا جائیگا اور سارے صدیق اسکے نیچے ہونگے اور عدل
کا نیزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے اور تمام عادل اسکے تلے ہونگے اور
سخاوت کا نیزہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے اور سب سخی اسکے
نیچے اور شہادت کا نیزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے اور سب شہید
اس کے نیچے اور فقر کا نیزہ حضرت ابو درداء رض کے واسطے اور سب فقیر اس
کے نیچے اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذر رض کے واسطے اور سب زاہد اسکے نیچے
اور قراءت کا نیزہ حضرت ابی بن کعب رض کے واسطے اور سب قاری اس
کے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت امام حسین رض کے واسطے اور سب
جو ظلم سے قتل ہوئے ہین اسکے نیچے ہونگے قال اللہ تعالی یَوْمَ نَدْعُوا
كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ اور حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن جب خلق

بہت ہی سختی وتنگی ہوئی حق تبارک وتعالی جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجیگا کہ اپنی امت سے کہہ کہ مجھے اس نام سے پکارین جس نام
سے دنیا مین سختی کے وقت پکارتے تھے تب محمدی پکارینگے یا اللہ پکارینگے کہ سب
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو جب سب یہہ کہین گے اللہ تعالی سب کا حساب فیصل کریگا
اور سب امتون سے فرماویگا کہ اگر یہہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہوتی تو مین
فیصلہ تمہارا ہزار برس مین چکاتا اور سب جانور درند چرند پرند بھی محشور ہونگے اور انہین
بھی فیصلہ کیا جائیگا سو ناتوان کو توانائی دینگے کہ زور آور سے اپنا بدلا لینگے بعد ازان
سب خاک کردئے جائینگے اور جو آنکھہ خدائے جل وعلا کے خوف سے روتی
ہے وہ دوزخ کو نہ دیکھے گی اور جو کوئی خوف خدا سے اتنا بھی رویا ہوگا کہ اسکا
ایک بال بھیگا ہوگا حق تعالی اسکے گناہ معاف کردیگا اور پکارا جائیگا
کہ یہہ شخص ایک بال کی برکت سے ناجی ومغفور ہوا اللہم اغفرلنا

ستائیسوان باب بہشت کے ذکر مین

وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہشت کا عرض اتنا ہے جتنا آسمان وزمین کا عرض
ہے اور اس کے طول کو سوائے حق جل وعلا کے کوئی نہین جانتا جو جی چاہے
سب وہان موجود ہے اور انمین حورین ہین بڑی بڑی آنکھون والیان جنکو حق تعالی
نے نور سے پیدا کیا ہے گویا وہ یاقوت ومرجان ہین نیچی نگاہون والیان کہ
اپنے شوہرون کے سوائے کسیطرف نہین دیکھتین اور ان کے شوہرون
سے پیشتر کسی جن وآدمی نے انکو چھوا تک نہین اور جب انکے شوہر ان کی
صحبتون سے فراغت پاوینگے بالفور وہ جیسے تھی ویسے باکرہ ہوجائنگی اور
ایک انمین سے ستر ستر حلے رنگ رنگ کے پہنے ہین جو بال سے بھی [illegible]
ہلکے ہین انکا گوشت واستخوان ایسا شفاف ہے کہ ہڈیون کی ہڈ [illegible]

صاف اوپر سے دیکھائی دیتا ہے

اٹھائیسواں باب بہشت کے دروازوں اور نہروں کے بیان میں

ابن عباس رضہ نے فرمایا ہے کہ بہشت کے اٹھہ دروازے ہیں سونے کے جواہر سے جڑے پہلے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے وہ پیغمبرون کا اور شہیدون کا اور سخیون کا دروازہ ہے اور دوسرا نمازیون کا دروازہ ہے جو اچھی طرح وضو کرتے ہیں اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہیں اور تیسرا زکواۃ دینے والون کا دروازہ ہے جو خوشی سے دیتے ہیں اور چوتھا اُن لوگون کا ہے جو خلق کو نیک کام سکھاتے ہیں اور برے کامون سے منع کرتے ہیں اور پانچواں اُن لوگون کا جو ظلم اور شہوات سے باز رہے ہیں اور چھٹا حاجیون کا اور ساتوان جہادیون کا اور آٹھواں اُن لوگون کا جو حرام سے آنکھیں چھپاتی ہیں اور ماباپ کے ساتھہ اور ناتے والون کے ساتھہ سلوک کرتے ہیں اور بہشت سات ہیں دار الجنان دار السلام جنت الماوی جنت الخلد جنت النعیم جنت الفردوس جنت العدن مفسر حم رح کہتا ہے کہ یہہ ساتوں رہنے کے واسطے ہیں اور آٹھواں دیدار کے واسطے ہے جسکا نام علیون ہے اور بہشت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی اور گارا مشک و زعفران کا اور برج و بنگلے ایک ایک موتی کے ایک ایک زمرد کے ہیں ساتھہ لوگوں کے لدے ہے اور استنے ہی چوڑے استنے ہی اونچے اور کھڑکیاں یاقوت کی ہیں اور دروازے جواہر کے اور اُنمیں نہریں بھتیان ہیں جنکے کنارے جڑاؤ مصفا بنے ہیں ایک کا نام نہر الرحمتہ ہے وہ سب بہشتون میں پہنچی ہیں اس کے سنگریزے موتی کی ہیں اسکا پانی برف سے سفید زیادہ اور شہد سے شیرین تر ہے اور ایک نہر کوثر ہے وہ خاص ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہر ہے اور جتنے آسمان مین تارے

ہین اُستنے چاندی سونیکے کٹورے اُسمین تیرستے ہین اور ایک نہر کافور کی ایک سلسبیل ایک نہر رحیق مختوم او ر ان کے سوا اور بہت سی نہرین ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معراج کی رات مجھے سب بہشتین دکھلائی گئین مینے انمین چار نہرین دیکھین ایک آب صاف کی ایک دودھ کی ایک شراب کی ایک شہد مصفا کی قال اللہ تعالی فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى مین نے جبرئیل سے کہا کہ یہہ نہرین کہان سے آتی ہین اور کہان کو جاتی ہین کہا حوض کوثر کو جاتی ہین لیکن مین نہین جانتا کہان سے آتی ہین تم حق تعالے سے دعا کرو تو حال کہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے دعا کی تب ایک فرشتے نے آکہ سلام کیا اور کہا یا محمد آنکھین موندھو مین نے آنکھین موندین پھر جو کھولین تو ایسی جگہہ مین تھا جہان ایک قبہ در سفید کا بنا تھا اور اسمین دو دروازے یاقوت کے تھے اور سرخ سونیکا قفل دیا تھا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اسپر بیٹھے تو ایسا معلوم ہو کہ پہاڑ پر چڑیا بیٹھی ہے پہر اُس فرشتے کے حسب الارشاد مین نے قفل کے پاس جا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا تو قفل کھل گیا مین قبہ کے اندر گیا دیکھا کہ اسکے چار ستون پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہے اور پانی کی نہر بسم کے میم سے جاری ہے اور دودھ کی نہر اللہ کے ہے سے اور شراب کی نہر رحمن کے میم سے اور شہد کی نہر رحیم کے میم سے بعد ازان حق تبارک و تعالے نے فرمایا کہ اے محمد تیرے امتیون سے جو کوئی مجھے ان نامون سے یاد کریگا اور دل سے خالصاً مخلصاً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیگا اسکو ان چارون نہرون سے سیراب کرونگا اور درخت

طوبیٰ کا بیان یہہ ہے کہ جڑ اُسکی موتی کی ہے اور شاخین اُسکی زمرد کی اور پتے
اسکے سندس کے اور اُسمین ستر ہزار شاخین ہین بہشت مین کوئی قبہ و حجرہ نہین
جسمین اُسکی ایک شاخ سایہ فگن نہو جیسے سورج کہ اصل اسکی آسمان مین ہے اور
نور اسکا ہر درجہ و مکان مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہشت کے
درخت سونے چاندی کے ہونگے اور دنیا کے درختون کی جڑ نیچے ہوتی ہے پالو
وپر اور بہشت کے درخت بخلاف اس کے ہونگے تاکہ میوہ لینے مین تکلیف
نہو اور نہ درختون پر چڑہنا نہ پڑے قولہ تعالی قطوفہا دانیۃ یعنے میوے اُنکے نزدیک
ہین اور وہان کی زمین مین مٹی کی جاگہ مشک و عنبر و کافور ہے جب ٹھنڈی ہوا اُسے
جھونکے سے پتے جھڑ جھڑاتے ہین ایسی سہانی ستہری صدا نکلتی ہے جو کسی کان
نے کبھی نہ سنی ہو اور حضرت علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہشت مین ایک درخت ہے جس کے اعلی سے نفیس حلے نکلتے ہین
اور اسفل سے گھوڑے پرو بازو والے جن پر دُر و یاقوت کے جڑے زین و
زرین پوشش پڑے ہین سوار لیا اللہ کو ملین گے کہ وہ سوار ہو کر جہنونکا تماشا
دیکھین گے کم درجے کے لوگ یہہ دیکھکر کہین گے یارب کس چیز نے انھین
اس کرامت کو پہنچایا جواب سنینگے کہ تم سوتے تھے یہہ نماز پڑہتے تھے تم کھانا
کھاتے تھے یہہ روزہ رکھتے تھے تم کونے مین بیٹھے تھے یہہ جہاد کو نکلتے
تھے تم بخیلی کرتے تھے یہہ مال خرچتے تھے اور بہشت مین نہ گرمی ہے نہ جاڑا
بلکہ ایک موسم ہے معتدل خوش آیندہ ہر دل اور نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا بلکہ یہہ حالت
ہے جیسے نور کا اثر کالیکن نور ظہور چمک دمک صفائی ستہرائی مین اُس سے
ہزار چند زیادہ قولہ تعالی وظل ممدود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
بتاؤن مین تمہین وہ ساعت جو بہشت کی ساعتون سے بہت ہی مشابہ ہے وہ

ساعت صبح کی سورج نکلنے سے بیشتر اسکا سایہ دراز و قایم ہے اسکی راحت و آرام وسیع و باسط ہے اسمین بہت سی برکت و لطافت کثیر و فوائد ان

اٹھتیسوان باب حورون کے بیان مین

حدیث مین ہے کہ حق تعالیٰ نے حورون کا چہرہ چار رنگ سے بنایا ہے سپید و سبز و زرد و سرخ اور پانؤن انکے زانو تک بعض زعفران سے بنیے ہین اور زانو سے سر تک کافور و مشک وغیرہ سے اور بال انکے تہ تعل سے بعضے اصل و سرشت انکی ان چیزون سے ہے جیسے آدم کی اصل و سرشت مٹی سے تھی اور شیطان کی آتش سے اور وہ رہتی ایسی عطر و مطیب ہین کہ اگر کوئی انمین سے دنیا مین تھوک دے تو تمام عالم مشک کی مانند معطر ہو جائے اور ہر ایک کے سینے پر حق تعالیٰ کا نام اور اسکے شوہر کا نام لکھا ہے اور ہر ایک کے ہاتھ مین دس دس کنگن زر و جواہر کے ہین ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت مین ایک حور ہے کہ اسکا نام لعبت ہے اسکو حق تعالیٰ نے چار چیزون سے پیدا کیا ہے مشک و کافور و عنبر و زعفران اور اسکی مٹی کو آب حیات سے خمیر کیا ہے وہ اگر سمندر مین تھوک دے تو سارا دریا میٹھا ہو جائے اسکی گردن کے پاس لکھا ہے کہ جو مجھ سی عورت چاہئے اسے چاہیے کہ خداوند تعالیٰ کی طاعت و عبادت کرے اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور جبرئیل ع سے فرمایا کہ اسکے گرد پھرے اور دیکھے ناگاہ ایک حور کسی محل سے نکل کر جبرئیل ع کے سامنے مسکرائی تمام جنت عدن اسکی دانتون کے چمک سے روشن ہو گئی اور جبرئیل علیہ السلام غش مین آکر گر پڑے اور جانا کہ یہہ خدائے تعالیٰ و تقدس کا نور ہے آواز آئی کہ اے امین اللہ سر اٹھا اور اس سے کلام کر حضرت جبرئیل ع نے آپ کو سنبھالا اور اس سے کہا سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَکَ کیا پاک ہے

کہا نہ اللہ ہے وہ جس نے تجھے پیدا کیا بولے یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کسکے
لئے پیدا کیا ہے کہا نہیں کہا مجھے اسکے واسطے پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی
رضا کو اپنے ہوائے نفس پر مقدم رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا ہے کہ مینے بہشت میں ملائکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان ملمع بناتے ہیں یعنے ایک
چاندی کی اینٹ رکھتے ہیں ایک سونیکی اور بناتے بناتے پھر رہ جاتے ہیں اور
بنانا موقوف کرتے ہیں پھر بنانے لگتے ہیں پھر رہ جاتے ہیں سو مینے
اسکا سبب پوچھا بولے جنکے واسطے یہہ مکان بنتے ہیں وہ جب حق تعالیٰ کو
یاد کرتے ہیں ہم مکان بنانے لگتے ہیں اور جب وہ چپ رہ جاتے ہیں ہم بھی بنانا موقوف کرتے ہیں

تیسواں باب تتمہ ذکر بہشت میں

حدیث میں ہے کہ پل صراط کے ادھر کئی صحرا ہیں جنمیں بہت سے درخت ہیں اور
ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہیں ایک داہنے ایک بائیں سو اہل ایمان جو
پل صراط سے اتر نیگے اور آفتاب کی گرمی سے تشنہ ہونگے ان چشموں میں سے ایک
کا پانی پئینگے جو ہے وہ پانی سینہ تک پہنچیگا تمام خبائث اور ناپاکیاں دل کی صاف
کر ڈالیگا پھر جب شکم میں پہنچیگا خون اور بول وغیرہ سبکو زائل کر دیگا اور الغرض ظاہر و باطن
سب پاک صاف ہو جائیگا بعد ازاں دوسرے چشمے میں نہائینگے سو انکے منہہ
چودھویں رات کے چاند سے روشن تر ہو جائینگے اور انکے بدنونکی کھال حریر سے
زیادہ ملائم ہو جائیگی اور ان کے اجسام مشک کے مانند خوشبو ہو جائینگے بعد ازاں
جنت کے دروازے پر پہنچکر دروازہ کھٹکھٹا وینگے وہاں سے حوریں نکل آوینگی
اور ہر ایک اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر کہینگی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں
تجھسے خوش ہوں کبھی ناراض ہونگی اور اپنی خوابگاہ میں لیجائیگی وہاں ستر تخت ہونگے
بہت طول و عرض ہر تخت پر ستر خیمہ کھٹ ہر خیمہ کھٹ پر ایک حسین جمیل حور ستر

سے حلّے پہنے ہوئے اور باوجود اس کے لباس کے پردے سے ساق کا نور نمایان
جیسے فانوس کے اوجھل شمع اور بہشت کی عورتونکے بال ایسے نورانی ہین کہ اگر
بال زمین مین گرے تو زمین چمک اُٹھے گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت سفید ہے چمکتی ہوئی اوس کے
لوگ سوتے نہین نہ اسمین آفتاب ہے نہ رات اور سات دیوارین اُوس کے
گرداگرد محیط ہین پہلی صرف چاندی کی دوسری ملمع چاندی اور سونیکی تیسری صرف
سونیکی اسیطرح چوتھی پانچوین چھٹی در و زمرد جواہرات وغیرہ کی اور ساتوین دیوار
ایک نور ہے تابندہ اور ہر ایک دیوار کے درمیان پانسو برس کے رستے کا فاصلہ
ہے اور بہشتیون کے بدن مین بال نہونگے مگر سر کے بال اور بھوین اور پلکین اور
مردون کی مونچھین قدرے سنہری ہوگی جیسے نوخط جوانون کے ہوتی ہے تا عورت
سے متمیز ہون اور حورون کے بدن ایسے شفاف ہونگے کہ اہل جنت اُنکے منہہ
اور سینے اور ساق مین اپنا منہہ دیکھ لیا کرینگے اور ہر روز بہشتیون کے بدن مین قوت
وجمال زیادہ ہوگا جیسے دنیا مین ضعف وپیری زیادہ ہوتی تھی یہان تک کہ ایک مرد
کو سو مرد کی قوت ہوگی کھانے مین بھی پینے مین بھی جماع مین بھی اور ابن عباس رضہ
سے روایت ہے کہ جب ولی اللہ کا میوون کے تناول سے فراغت پاویگا کھانیکا
مشتاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان در و یاقوت کے لیکر اس کے
سامنے جائینگے ہر ایک خوان مین ہزارون پیالے اور بعض سونیکی چنی ہوئین کما قال
اللہ تعالی یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَّفِیْهَا مَا
تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور ہر پیالے رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کھانا
ہوگا جو کسی دیکھنے مین نہین ایا اور کسی باورچی نے اور کسی انسان نے آگ سے نہین
پکایا لیکن اللہ تعالے نے انہین برتنون سے اس کھانے کو حسب جا پیدا کیا

ہی سو کھائیگا اسکو عرا اوا پنے قبلے سامنہ اور جب دونو آسودہ ہونگے رنگ رنگ
کے پرندے اونٹون کے برابر ہوا سے اترینگے اور انکے سامنے آکر گھومینگے
اور کہینگے ہمنے فلانے فلانے چشمے کا پانی پیا ہے اور فلانے فلانے بہشتی
مرغزار مین ہم چرے ہین یہہ سنکر ولی اللہ کا ان پرندون کا مشتاق ہوگا تب وہ
خود بخود بہنکر ٹکڑا نون پر رکھ جائینگے اور وہ خوش خوش تناول کریگا حدیث مین
آیا ہے کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کہانا جو جائینگے کہائینگے بعد ازان پسینے کی راہ
اسکا فضلہ نکل جائیگا اور اس پسینے مین مشک کیسی بو ہوگی مترجم عفا اللہ عنہ
کہتا ہے کہ جنت کی تعریف مین اور اسکی نعمتون کی توصیف مین ایک آیت اور ایک حدیث
قدسی لکہا ہے آیت یہہ ہے فَلَا تَعۡلَمُ مَا اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ
یعنے نہین جانتا ہے کوئی جان کہ کیا چھپا رکھا گیا ہے انکے واسطے آنکھون کی ٹھنڈھک
سے اور حدیث یہہ ہے اَعۡدَدۡتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیۡنَ مَا لَا
عَیۡنٌ رَاَتۡ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتۡ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلۡبِ بَشَرٍ یعنے مین نے
اپنے بندون کے واسطے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہین دیکھا
اور کسی کان نے نہین سنا اور کسی دل مین نہین گذرا اور سب سے
افضل حق جل و علا کا دیدار ہے رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجۡهِهِ الۡکَرِیۡمِ

تمام ہوئی کتاب دقائق الاخبار

اب مترجم عفا اللہ عنہ اپنے طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہے
مسئلہ قبرون کا زیارت کرنا جائز ہے ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی قبرون پر گئے
اور اہل قبور کیطرف منہہ کر کے کھڑے ہوئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَا اَهۡلَ

القبور يغفر الله لنا ولكم وانتم سلفنا ونحن بالاثر سو مناسب ہے کہ جب زیارت کو جاوے یہہ الفاظ کہے اور بیہودہ کام کچھہ نہ کرے سے فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری مین ہے یکرہ عند القبر کل مالم یعهد من السنة والمعهود منها لیس الا زیارتها والدعاء عندها قائما کما کان یفعل صلی الله علیه وسلم فی الخروج الی البقیع یعنے جو کچھہ سنت نبوی سے مقرر و معہود نہین سب قبر کے پاس مکروہ ہے اور معہود و مقرر صرف اتنا ہے کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر خدای تعالی سے مردے کی مغفرت مانگے کیونکہ رسول الله صلی الله علیه وسلم بقیع مین جب جاتے تھے اسکے سوا کچھہ نہ کرتے تھے سو قبر کا چومنا اور اوس کے تہکے پہرنا اور رنڈی مزامیر کانا اور کھانا پینا سو نا سب مکروہ ہے چنانچہ شرح عین العلم و کتاب کشف الغطاء وغیرہ مین تصریح ان باتون کو منع کر دیا ہے اور تاج الدین سبکی رح نے فرمایا ہے کہ قبر کا ہاتھون سے چہونا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہے اور شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مشکواة کے ترجمہ مین لکھا ہے کہ مسح نکند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و در روی بخاک نمالد که این عادت نصاری است اور ملا علی قاری رح نے شرح مناسک مین لکھا ہے کہ قبر کے آس پاس پہرے کیونکہ طواف صرف کعبہ کے واسطے ہے پس نبی و ولی کی قبر کے گرد پہرنا حرام ہے انتہی اور بعضی روایتون مین ماباپ کی قبر چومنا اور صلحا کی قبر کے گرد تین دفعہ تک پہرنا آیا ہے ولیکن وہ روایتین ضعیف ہین اور فتوی بیشتر فقہا و محدثین کا اسکے منع پر ہے اور صحیح بخاری مین ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مرض موت مین فرمایا لعن الله علی الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد یحذر ما صنعوا یعنے یہود و نصاری پر حق تعالی لعنت کرے کہ انہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہے ان کے فعل

عت سے یعنے ای مسلمانو زنہار تم ان کے سبب تمام نکرنے لگنا سو اسوقت
کے بیتیہ جہلا بر ملا ایسے افعال کرتے ہین اور علما کا کہنا ہرگز خیال مین نہین لاسے
رایہم ربہم اور سیوطی رح نے ابن جریر رح سے اور انہون نے محمد بن ابراہیم رح
سے ... روایت کی ہے کہ کہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتی قبور الشہداء
رء . . . فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آتے تھے ...

اور فرماتے تھے سلام علیکم آخر تک صحیح بخاری و مسلم مین ام حبیبہ اور زینب
بنت جحش رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین
مسلمان عورت کو کسی مردے پر غم کرنا تین شب سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار
مہینے دس دن اسکو حداد کرنا واجب ہے یعنے زیب و زینت چھوڑ دینا اور عطر اور
سرمہ اور مسی اور پھولیل نہ لگانا لازم ہے اور مہندی لگانا اور سوہا کسم کا رنگا
پہنا اور زعفرانی پہنا بھی درست نہین کذا فی الہدایۃ اور اگر کچھ عذر ہو تو ریشمی پہنا
مضائقہ نہین مطالب المومنین اور مشکواۃ کے ترجمے مین ہے کہ تین دن کے سوا
تعزیت کرنا نہین درست اور تعزیت کے معنے صبر سکھانا ہے غمزدہ کو اور جو کچھ اس
زمانے کے نادان لوگ رسمین اور تکلفات کرتے ہین سب بدعت و نامشروع
ہے اور ترمذی نے عبد اللہ بن جعفر رض سے روایت کی ہے کہ جب جعفر کی شہید
ہونے کی پہنچی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ جعفر کے
لوگون کے واسطے کہانا تیار کرو کیونکہ انپر ایسی چیز آئی ہے جس مین وہ مشغول
ہو رہے ہین اس سے معلوم ہوا کہ قریبون اور دوستون کو مستحب ہے کہ غمزدون
کو کہانا بھیجین اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلی دن کہانا بھیجنا جائز ہے کیونکہ وہ لوگ
غم کے سبب کہانے مین مشغول رہتے ہین اور دوسرے دن نکروہ ہے الکر

توجہ کرنیوالیاں وہاں جمع ہوں کیونکہ یہ گناہ کی امداد ہے کذا فی مطالب المؤمنین اور
شیخ عبد الحق رح نے مشکواۃ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ مردے کے
پیچھے سات دن تک صدقہ دینا بہت اچھا ہے اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز
رح نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اوایل حال میں مردے راہ لگا کرتے ہیں کہ زندوں
سے کسیطرح کی مدد انکو پہنچے جسطرح ڈوبنے والا فریادی رسوں کا منتظر رہتا
ہے اور صدقہ اور دعائیں اور فاتحہ اسوقت میں بہت کام آتا ہے اسی سبب
بنی آدم ایک سال تک خصوصاً ایک چلہ تک بعد موت کے اسطرح کی امداد
میں کوشش کرتے ہیں اور مردے کی روح بھی اوایل حال میں خواب اور عالم
مثال میں زندوں سے ملاقات کرتی ہے اور اپنا حال کہتی ہے انتہی یہاں سے
معلوم ہوا کہ اوایل میں دعا اور صدقے سے مردیکو مدد پہنچانا بہتر ہے ولیکن
چالیسے چھماہی برسیکا روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کی قرن میں نہ تھا کتاب جامع
الرجات اور کشف الغطا میں میں ہے کہ تعین سیماہی یا چہلم روز در دین دیار طعامی
پزند بخشش کنند چیزی داخل اعتبار نیست بہتر آنست کہ بخورید غرض کہ تصدق کرنا طعام کا
اور ثواب اسکا مردیکو پہنچانا جائز بلکہ مستحب ہے ولیکن اسکے واسطے روز
مقرر کرنا کہ خاص اسی دن ثواب پہنچیگا اور دن نہ پہنچیگا خطا ہے کذا فی مائۃ مسائل
للشیخین المحدثین محمد اسحق الدہلوی و احمد اللہ الانامی سلمہما اللہ تعالی اور اس مقدمہ
میں مولوی اسمعیل و مولوی رشید الدین خان سے خوب بحثیں ہوئی ہیں اور ظاہرا
حق یہہ ہے کہ اگر کسی مصلحت کے واسطے کوئی شخص کوئی روز صدقہ دینے
کے واسطے معین کرے تو مضائقہ نہیں مگر یہہ جاننا کہ ثواب خاص اسیدن
پہنچیگا اور دن نہ پہنچیگا ممنوع و نامشروع ہے اور جاننا چاہیے کہ چہلم وغیرہ کے
کھانے باشنے سے اگر ناموری یا بھائیوں کی ضیافت کا بدلا دینا مقصود ہو تو

مردیکو حالانکہ بھی ثواب نہ پہنچیگا اور اگر مردے کو ثواب پہنچانا مطلوب ہے تو وہ کھانا
صدقہ کا ہے تونگر کو اُسکا کھانا نہین اچھا قولہ تعالی اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ
یعنے نہین صدقے مگر فقیرون کے واسطے اور مشہور ہے کہ طعام المیت یمیت
القلب یعنے مردیکا کھانا دلکو مردہ کرتا ہے اور اس صورت مین بانٹنے والے
کو چاہیے کہ وہ کھانا برادری کے تونگرونکو نہ دے بلکہ مفلسون فقیرون کو بانٹے
برادری کے ہون یا غیر تا مقصد اسکا کہ ثواب پہنچانا مردیکو ہے حاصل ہووے اور
قاضی عبدالکریم بلوی قدس سرہ کہ ہمارے زمانے کے ولی سمجھے اپنے رسالون
مین لکھ گئے ہین کہ جنکو مین جو رسمین کہ ہند مین ہوتے ہین جیسے فرش فروش
خوشبو تنبول وغیرہ سو بیجا ہین اور تین دن تک غمزدے کے گھر کا کھانا کھانا اور
اس سے ضیافت لینا مکروہ ہے لِاَنَّ اتِّخَاذَ الضِّیَافَةِ عِنْدَ السُّرُوْرِ
لَا عِنْدَ الشُّرُوْرِ کَذَا فِی الْخُلَاصَۃِ مسئلہ حق تعالے سے اسطرح دعا مانگنا کہ الہی بحرمت
نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر روا ہے ملا علی قاری رح نے قواعد الایمان
مین لکھا ہے کہ اگر بحرمت مصطفے الگوید شاید حیدر رو عاے استفتاح بحرمۃ الشہر
الحرام والمشعر العظام وقبر نبیک علیہ السلام ماثور ومروی است اور حصن حصین مین
صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہے کہ دعا مین توسل بانبیا وصلحا جائز ومستحب ہے
اور فقہ کی سراجیہ مین ہے کہ دعا مین بحق فلان کہنا ابو الفضل کرمانی رح نے
مکروہ لکھا ہے اسواسطے کہ حق تعالی پر کسی مخلوق کا حق نہین ولیکن روایات وآثار
سے اسکا جواز معلوم ہوتا ہے انتہی راقم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ اگلے زمانے
مین معتزلہ کا بہت غلبہ تھا اسواسطے کرمانی وغیرہ نے بحق کہنا مکروہ لکھا ہے تا
بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالے پر کچھ واجب نہین اور کسیکا حق نہین وہ مالک
مختار ہے جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاطاً تھا ورنہ اس سکے

جواز مین شبہ نہین قال اللہ تعالیٰ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور شیخ عبد الحق نے
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھا ہے کہ جب حضرت علی رضہ کی ماں نے وفات پائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا بِحَقِّيْ وَبِحَقِّ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ
مِنْ قَبْلِيْ مسئلہ مدد چاہنا بزرگوں سے اس طرح پر روا ہے کہ اس ولی
قبر کے پاس جا کر بآواز بلند کہے کہ اے بندے خدا کے اے ولی اللہ کے میرے
واسطے حق تعالیٰ سے دعا کر اور جانے کہ اسکا کام صرف دعا کرنا ہے دینا نہ دینا
حق تعالیٰ کے اختیار ہے لیکن عوام کو اس سے بھی منع کرنا چاہئے خصوصاً اس
زمانے مین کیونکہ انھون نے اس امر مین یہان تک غلو و افراط کرتے ہین کہ سب شرک
شرک و عابد الصنم بن جاتے ہین اور مولوی محمد اسمعیل و عبد الحی و محمد اسحق
وغیرہم نے خوب ہی جہال کو نوشمال دی ہے ان لوگوں کے رسالے ضرور انکو ورد [illegible]
سلا دیون پیر پرستون کو ریہ پرستون کو سنانا ضرور ہے اگرچہ انمین بعضی باتین [illegible]
اور شاید کہ عمل انکا اس مثل پر ہے ہم کشش مگیر تا بہ تپ [illegible] راضی شود [illegible] شیخ [illegible]
رح نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر انبیا سے مدد چاہنا روا نہین جانتے ہین
بعضے فقہا و جمہور صوفیہ اسے ثابت و موثر جانتے ہین اور شیخ الاسلام کے
کشف الغطا مین ہے کہ غیر نبی یا غیر انبیا کی قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ ہے [illegible]
مردے کو سماع ثابت کرنے مین استمداد جائز جانتے ہین اور جو کہتے ہین کہ [illegible]
نہین سنتا وہ استمداد سے منکر ہین اور ان دونون روایتون سے یہ بھی معلوم
ہوتا ہے کہ سلف کے علما انبیا کی قبر سے مدد چاہنا جائز جانتے تھے اختلاف [illegible]
اولیا کی قبور مین تھا اور شیخ عبد الحق رح نے اپنی اکثر تصنیفات مین بھی [illegible]
سے مدد چاہنا جائز لکھا ہے ولیکن جہال کی اقوال و افعال [illegible] ممنوع لکھا ہے [illegible]
قاضی عبد الکریم رح کا بھی یہی مذہب تھا اور مولانا عبد العزیز رح نے اپنی قصیدہ مین

لکھا ہے کہ بعضے از خواص اولیا ازالہ آنکہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند
بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا می یابند و ارباب
حاجات حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند و زبان حالی آنہا مترنم باین مقال ست
ع من آیم بجان گر تو آئی بتن ∴ ولیکن سلار مدار وغیرہ گور پرستون کو انھوں نے
بھی مشرکین مین لکھا ہے پر اسطرح کی استمداد جو بعضی علما نے جائز رکھی کسیطرح شرک
نہین ہوسکتی اور جو اسکو شرک ہونیکا دعوی کرتا ہے وہ غلو و افراط پر ہے و من
دلائل المبیحین قوله تعالى وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وقول عائشہ رض لما دُفِنَ عمر رض فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ
إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رواه احمد وقوله عم الأنبياء
أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ رواه السيوطي في شرح الصدور وقوله ع مَنْ أَرَادَ
عَوْنًا فَلْيَقُلْ أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ رواه في الحصن الحصين ومنها قصة
ابن جلاد قصة ابن المنكدر رواهما الشيخ عبد الحق في جذب القلوب
اور دارمی نے ابی جوزی سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں جب قحط ہوا حضرت عائشہ رض نے لوگوں سے کہا
اُنْظُرُوا إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلُوا فِيهِ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ
لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب پانی برسا اور امام شافعی نے کہا ہے کہ قبر موسی کاظم کی اجابت دعا کو اسطے تریاق مجرب
ذکر شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ اور احیاء العلوم میں ہے کہ جس سے زندگی میں
دعا منگوا سکتے ہیں اُس سے بعد مرگ کے بھی منگوا سکتے ہیں اور اس جگہ کلام
لو بہت سی جگہ ہے مگر مطلوب اختصار ہے اور مشکواۃ میں ہے کہ جب یزید کے
لشکر نے مدینہ پر ہجوم کیا تھا اور صحابیوں نے بسبب خوف کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد میں جانا اور اذان دینا موقوف کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مرقد مبارک سے ہر نماز کے وقت تکبیر کی آواز سنی جاتی تھی اور رسول اللہ صلعم نے

فرمایا ہے کہ زندگی مین جیسے مجھے علم تھا ویسا ہی بعد موت کے بھی رہیگا ذکرہ الشیخ عبد الحق
رح المحدث وغیرہ اور ابو بکر بن شیبہ نے مصنف مین علی بن حسین بن علی رض سے یعنے
امام زین العابدین سے منقول ہے کہ انھون نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس جو دراخ تھا اُسمین داخل ہو کر دعا کرتا تھا سو آپ
نے اسے بلا کر فرمایا کہ مینے اپنی باپ سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِی عِیدًا
وَلَا بُیُوتَکُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ وَتَسْلِیمَکُمْ یَبْلُغُنِی
حَیْثُ مَا کُنْتُمْ یعنے میری قبر کو عید نہ بناو اور اپنے گھرون کو قبرین نہ بناؤ اور
مجھہ پر درود بھیجو کیونکہ تمھارا درود وسلام مجھے پہنچتا ہے تم کہین ہو اس حدیث کی یہ معنی بھی
ہوسکتی ہین کہ قبر ماتم کی جگہہ ہے اُسیہ جا بجا عید کی سی خوشی نکرو اور اپنے گھرون مین مردون
کے مانند نرہے ذکر اللہ تعالی اسے کرو لیکن ظاہر تر یہہ معنے ہین کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع
نہ کرو اور اپنی گھرون مین قبرین نہ بناؤ اور اس تقدیر پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے پاس
جا کر بھی دعا کرنا اچھا نہین اگرچہ دعا خدا تعالی ہی سے مانگے اور اس مقبور کو صرف
وسیلہ جانے کیونکہ یہہ بات اگرچہ فی الجملہ جائز ہے لیکن اسمین بدعتون کا دروازہ کھلتا
ہے کہ صلحا کی قبرون پر عید کا سا اجتماع کرنے لگتے ہین کَادُوا یَکُونُونَ عَلَیْہِ لِبَدًا یعنے اس
گمان سے کہ ہماری حاجت بر آویگی بادلون کا ٹھٹھہ لگ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ جاننے
لگتے ہین کہ یہہ مقبور بالاستقلال متصرف ہے اور خلق کو فیض پہنچا سکتا ہے حالانکہ یہہ
بات صاف شرک جلی ہے خواہ مردے پر اعتقاد کرے خواہ زندے پر قال اللہ
تعالی وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَاَنَّہُ لَمَّا
قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوہُ کَادُوا یَکُونُونَ عَلَیْہِ لِبَدًا
یعنے مسجدین خدا ہی کے واسطے ہین سو نہ پکارو اللہ کے ساتھہ کسیکو اور جب خدا

کا بندہ کہ پیغمبر ہی کھڑا ہو کر خدا کو پکارتا ہے لوگ اسپر ٹھٹھہ ہو جاتے ہیں اس
اس گمان سے کہ شاید یہی مالک و مختار ہے جو چاہیں اس سے مانگ لیں
حالانکہ یہہ گمان محض باطل ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ حق تعالےٰ اپنے نبی سے
فرماتا ہے کہ کہہ دے ای محمد کہ میں اپنی جان کے نفع و نقصان کا مالک
نہیں قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ اور شیخ عبدالحق دہلوی رح نے مشکوٰۃ
کے ترجمے میں نقل کیا لکھدیا ہے کہ پیغمبروں کی اکثر دعائیں قبول ہوئی ہیں سب
انکی بھی قبول نہیں ہوتیں سنو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے فرمایا اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ
یعنے اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے کر اور اگر مدد ڈھونڈھا چاہے تو اللہ
ہی سے ڈھونڈھ اور کسی سے کچھہ نہیں ہوتا ع کہ عاجز ترست از صنم ہر چہ ہست
ظاہر امراد یہہ ہے کہ جو کام حق جل وعلا سے خاص ہیں انہیں دوسرے سے مدد
مانگنا نہیں درست جیسے مارنا جلانا روزی اور اولاد کا دینا وغیر ذلک اور اگر
بالکل سوال و استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگوں سے دعا منگوانا اور نوکروں سے
کاموں میں مدد چاہنا بھی منع ہو جائے حالانکہ یہہ منع نہیں پھر فرماتا ہے کہ
رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ یعنے جو کچھہ ہونا تھا سو پہلے ہی لکھہ لیکر
اب کسیکی سعی سے کیا ہوتا ہے اٹھائیے گئے قلم اور سوکھہ گئے ورق فَلَوْ جَهِدَ
الْعِبَادُ اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ
یعنے اگر سارا عالم بلے رضا اس کے تجھے نفع پہنچایا چاہے تو کچھہ بھی نہ ہو اور
کیا خوب اشعار ہیں کتاب الفرج بعد الشدۃ میں قطعہ خدائی عزوجل گر تو کوئی
خواست ٭ چہ باک باشد اگر جملہ خلق بدخواہ اند ٭ وگر چنانکہ بدی خواست جملہ عالم

اس سے بڑھکر نبی سے کون ہوگا سو نبی بھی جو چاہیں سو نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے پس اوروں سے کیا ہو سکے اور کسی سے کچھہ نہیں ہوتا مگر جو اللہ چاہے سو ہوتا ہے

ازانکہ نیک رسانند دست کوتاہ اند ۞ ہمہ بقبضۂ تقدیر ایزد اند اسیر ۞ اگر کمینہ غلام ضعیف
وگر شاہ اند ۞ ای جان جہان اگر وہی مہربان تو سب ہین مہربان اگر وہی ندے
تو کیا دیوین سلیمان پکار کر فرماتا ہی قرآن لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ
الرَّحْمٰنُ یعنے بنا مرضی اُس کے کوئی کسیکی سفارش نہ کر سکیگا
فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہی کہ اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ یعنے بارخدایا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش کی جاوے
یہان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہلا سے امت سے
شرک کا بہت خوف تھا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالی میری قبر
کو بچالے اور امت کی قبرون کے واسطے یہہ دعا نہ مانگے اس سے معلوم ہوتا
ہی کہ آپ کو کشف سے معلوم ہوا ہوگا کہ یہہ فتنہ ضرور شدنی ہی اور خواجہ
بہاء الدین نقشبند رح کے وقت مین بھی استمداد مین لوگ افراط کرتے
تھے اس سبب سے اکثر حضرت یہہ بیت پڑھا کرتے تھے **بیت**
تو تا کے گور مردان را پرستی ۞ بہ گرد کار مردان گرد رستی ۞ چنانچہ مشائخ
نقشبندیہ کی کتابون مین مسطور ہی **مسئلہ** جو شخص جانے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا کافر ہو جاوے وفی شرح
فقه الاكبر لملا علي قاري رحمه الله اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ
الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا
بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهِ تَعَالٰى
قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور بیسوین
پارے سورۂ نمل کے پانچوین رکوع مین حق جل وعلا اپنے حبیب یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرماتا ہی

اور صحیح بخاری و مشکواۃ میں ہے کہ انصار کی چھوکریاں شادی میں
دف بجا بجا کر گا رہی تھیں اس میں ایک کہنے لگی ع وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ
مَا فِي غَدٍ یعنے ہمارے درمیان ایسا نبی ہے کہ کل کی ہونے والی بات
جانتا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ نہ کہہ کہ خدائے جل وعلا
ہمکو اور سب مسلمانوں کو شرک سے بچاوے کیونکہ یہہ نہیں معاف ہونا اور
اور اس کے سوا سب معاف
ہوجاتا ہے

قال اللہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

الحمد للہ کہ یہہ رسالہ احوال حشر و بعث و نشر میں جسکا نام صبح کا ستارہ ہے اور اس رسالے کے
ساتھ چند اوراق مترجم کا بعض حالات قبر پرستی میں مندرج ہیں سو یہہ خاکسار احقر العباد
میر مظفر حسین ساکن بلدۂ فرخندہ بنیاد
حیدرآباد نے بحسب فرمائش
قاضی صاحب والا مناقب
عالی قدر قدردان
قاضی ابراہیم صاحب
الضرام کو پہنچایا فقط

من نوشتم صرف کردم روزگار من نمانم این بماند یادگار
قلمی محمد وفق یار اللہ اضعف عباد الرحمن مولوی حاجی عبد الرحمن

رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اس خداوند کو لائق ہے جسنے ہمکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کے واسطے یعنے تیڑھی راہ سے سیدھی راہ کیطرف بلانے اور دوزخ سے بچاکر بہشت مین لیجانے اور حلال اور حرام پہچنوا دینے کے لئے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب کو جن اور انس کے طرف بھیجا اور قرآن شریف کو ان کے اوپر نازل کیا اور انکو خاتم انبیا بنایا اور سب پیغمبرون مین انھین سردار کیا اور سب سے انکو بڑا مرتبہ دیا اور اوروں پر انکو بزرگی بڑائی بخشی اور انکا نام قیامت تک جاری رکھا اور انکا نام اپنے نام کے ساتھہ ملایا شفاعت کا مرتبہ بخشا معجزے نے انتہا عنایت کئے انھون نے امورات شرعی ہمکو سکھائے یعنے کلمہ نماز روزہ حج زکواۃ درود تسبیح تکبیر تحمید تہلیل تلاوت خیر خیرات اور کھانے پینے سونے بیٹھنے اور کام کرنے کے طریقے بتائے اور موت و حیات کے سیکھنے سکھانے وغیرہ کے احکام بتائے اور تقوی پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت آپس کے موافقت کی باتین اور جو اسکے مانند ہے ان سب

کے کرنے کا حکم کیا اور برے کامون سے منع فرمایا جسکی تفصیل عام و خاص لو
فہمیاں کے بوجھنے کے واسطے اس کتاب مین لکھی جاتی ہے باقی اسی پر اور
باتون کو قیاس کرکر اپنے تئین بچاوین کہ اللہ رسول کے سامنے قیامت کے دن ذلیل اور
شرمندہ نہووین جن باتون کا بالفعل اس ملک ہندوستان مین زیادہ رواج ہو گیا
ہے اُنکو بھی نام بنام لکھ دیا کہ مسلمان اُنکو سمجھ بوجھ کر اُن کامون کے کرنے سے بچا دین
اور ماں باپ دادا وغیرہ اُنکی چلن سمجھکر اُنکی ریس نہ کرین کہ اللہ تعالی کے پاس ہر آدمی
کو اپنے اپنے کام کا علیحدہ علیحدہ جواب دینا ہوگا اُسوقت باپ دادے پیر استاد
جو ان باتون کے کرنے سے نہین روکتے ہین یا آپ وے کرتے ہین کچھ کام نہ
آوینگے اے بھائی مسلمانو آخر مرنا ہے اور اللہ کو منہ دکھانا ہے ابھی ہوشیار ہو جاؤ
برے کامون سے اپنے تئین بچاؤ دنیا چند روز ہے آخر پچتاؤ گے پھر کچھ کام نہ آویگا
سیدھے جہنم کو چلے جاؤ گے **برے کامون کی تفصیل یہ ہے** شرک
کرنا یعنے اللہ صاحب کی سی قدرت اور علم دوسرے مین سمجھنا یا اسکی سی تعظیم کے
کام دوسرے کے واسطے کرنا یا اس کے سوا کسی اور کی نذر اور منت کسی مطلب
کے لئے ماننا یا اس کے سوا کسی اور کو مشکل کے وقت پکارنا دہائی دینے اور
اس سے مدد چاہنے یا اور کسیکو ہر وقت حاضر ناظر دیکھنے والا سننے والا بوجھنا *
ناحق کسیکو مار ڈالنا * نشہ کی چیز شراب تاڑی گانجا * بھانگ پوست افیون مدک چرس
وغیرہ تھوڑا یا بہت پینا پلانا کھانا کھلانا * بغیر نکاح سوائے اپنی لونڈیکے دوسری کسی
عورت کے پاس جانا * مرد یا عورت کے ساتھ لواطت کرنا یعنے نجاست کی جگہ
مین دخول کرنا * نیک عورت کو جو دوسرے کے نکاح مین آئی ہے زنا کی تہمت دینا *
کافرون کے مقابلے مین کہ دو چند مسلمانون سے زیادہ نہون بھاگ جانا
جادو کرنا اور کروانا * ماں باپ کے ترکیکا مال ناحق کھانا * ماں باپ مسلمان کو

سے بے سبب دکھہ دینا * حرم مکے کے درمیان جن باتونسے منع ہوا ہے ان کامون
کو کرنا * سود لینا * چوری کرنا * سور کا گوشت کھانا * جھوٹی گواہی دینی * بلا عذر گواہی
کو چھپانا * رمضان کا روزہ بنا عذر شرعی کے نرہنا * نماز نہ پڑھنی * نماز کو بیوقت
پڑھنا * مال کی زکواۃ نہ دینی حج کی شرائط موجود ہوتے ادا نکرنا * جھوٹی قسم کھانی *
اپنایت کے رشتے کو توڑنا * تولنے اور ناپنے مین لینے دینے کے وقت
کم وزیادہ کرنا * مسلمانون کے ساتھہ ناحق لڑائی کرنی * اللہ اور رسول وآل اصحاب
وازواج رسول کو گالی دینے یا حقیر جاننا یا لعنت کرنی یا برا کہنا * رشوت لینی * مسلمانون
کی چغلی حاکم سے کرنی * باوجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر سے باز رہنا
بے ضرورت شرعی جھوٹھہ بولنا * معاہدہ کرکے وعدے کو وفا نہ کرنا * قرآن
کو یاد کرکے بھول جانا * جاندار کو آگ مین جلانا * عورت کو اپنے خاوند کی بے
حکمی کرنی * مرد کو اپنی عورت پر ظلم کرنا * عورت اور مرد کے درمیان لڑائی اور
جدائی ڈالنی * عالم اور فاضل کی چغلی کرنی * مگر عالم اسیکو جانے جسنے اللہ اور
رسول کے جاننے بوجھنے کے واسطے علم حاصل کیا ہوا ور اسلواوز مسلمانونکو
اس کے علم سے فائدہ پہنچتا رہے وہ عالم نہین جو دنیا کمانیکے واسطے کتابین
پڑھے اور رات دن دنیا کے فکر مین لگا رہے اور دین کا علم دوسرے کو
نہ سکھاوے نہ پڑھاوے * اللہ تعالیٰ کے بخشش سے ناامید ہونا * اور اس
کے عذاب سے نڈر ہوجانا جوا کھیلنا * اللہ کے سوائے دوسرے کے نام
پر جانور ذبح کرنا * اللہ کے سوائے دوسرے سے نزدیکی حاصل کرنیکو یا اسکی تعظیم کی راہ سے عبادت جانکر
جانور ذبح کرنا * تکبر کرنا * اور دونسے اپنے تئین اچھا جاننا * مکر فریب دغابازی کرنی * پرایا مال اپنا
لاڑیاپن کرنا * کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کو دوست سمجھنا * حسد بغض کینہ رکھنا * شرع کے حکمون
وجیسا نماز روزہ وغیرہ مکروہ جاننا اور انسے بیزار رہنا * حلال چیزونکو حرام جاننا * اور حرام چیزون

کو حلال سمجھنا ✱ دین کے کامون مین عیب لگانا خلل ڈالنا ✱ دین کے فرائض و واجبات
کو کسی سے چھپانا ✱ امانت مین خیانت کرنی ✱ محارم سے نکاح کرنا ✱ مسجد کو خراب کرنا
بے طہارت نماز پڑھنی ✱ ٹخنا پاک کرنا ✱ کافرون اور بدعتون اور فاسقون کے بے خوف
فتنہ تعظیم کرنی ✱ توقیر اور خوشامد کرنی ✱ بغیر علم فتوی دینا ✱ بدون مہارت طبابت کرنی
اپنی عقل سے قرآن شریف کی تفسیر کہنی ✱ سیدون کی اہانت کرنی ✱ پیٹھ پیچھے کسیکو بد
کہنا ✱ یا روبرو عیب لگانا ✱ مسلمان پر گمان بد لیجانا ✱ اللہ کے سوائے اور کسی چیز کی قسم
کھانی ✱ قرآن خوانی کی مجلس مین اور کام پر مشغول رہنا ✱ کسیکا گلہ شکوہ بے وجہ کرنا یا سننا ✱
نجومیون پر اعتقاد کرنا ✱ علم غیب کا اعتقاد سوائے اللہ کے دوسرے سے رکھنا ✱
نبیون فرشتون اللہ کی کتابون بہشت و دوزخ میزان و پل صراط اور عذاب قبر و اور جن
باتون کی اللہ اور رسول نے خبر دی ہے قیامت کے حال مین انمین کسی چیز سے منکر
ہونا ✱ حدیث یعنے پیغمبر خدا کے فرمانے کو اور اجماع امت اور قیاس کو نمانتا ✱ اور
اس کے حکمون سے منکر ہونا ✱ داڑھی منڈانی ✱ مونچھیں بڑہانی ✱ سونے روپیے کے
باسن مین کھانا پینا ✱ سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا زری کا جو تنہ زینت کیواسطے مرد کو
پہننا ✱ ہاتھ پاؤن مین رنگ اور ہونٹون مین مسی مرد کو لگانا ✱ ڈھولک طنبورا ستار دوتارا
سرمنڈل کرناہی سارنگی بجانا یا قصداً سننا ✱ ان کے بجانے والے کو کچھ دینا ✱ ناچ دیکھنا
ناچنے والے کو کچھ دینا ✱ بجانے والے اور ناچنے والون کی تعریف کرنی ✱ شطرنج چوپڑ
گنجفہ نرد گوٹی جھوٹ بازی آتش بازی کھیلنا ✱ اسمین اچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ
کہنی ✱ جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا ✱ کافرون کے دنون کی بڑائی کرنی ✱ اور ان
کے رسمون کے موافق کچھ کام کرنا ✱ اور ان کی پوجے کی چیز کھانی ✱ کسی پر پیغمبر امام شہید
بھوت پری کے نام کی چوٹی رکھنی ✱ سیتلا یا اور کسی مرض کا پوجا کرنا ✱ لونڈی غلام کو
نہ جاننا ✱ ان کے مقدور سے زیادہ ان سے کام لینا ✱ اگر کوئی کام سخت یا بھاری

ہو تو مسلمان کو لازم ہے کہ آپ بھی اسمین اونکا شریک ہو وے * بے عزتی سے کسیکا نام لیکر پکارنا * اپنے دلکو برے اندیشہ مین رکھنا * رات دن اچھے کھانے پہننے کی فکر مین رہنا * مقدور ہوتے ماباپ اور حقدارون کی خدمت نہ کرنی * استاد پیر اپنے بڑون سے بے ادبی کرنی * بہانا کرکے شرعی احکامون سے جیسا نماز روزہ حج زکواۃ وغیرہ باز رہنا * اللہ کی دی ہوئی نعمت مین بخل کرنا * حیض و نفاس کی حالت مین عورت کے پاس جانا * عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا * خلاف شرع باتون مین جورو کی تابعداری کرنی * بے ضرورت جورو کو ادہر اودہر جانیکی رخصت دینا * مقدور رہتے جورو لڑکے کو کھانے پینے کی تکلیف دینی * اگلی عورت پر بدنظر رکھنی * جورؤن مین برابری نہ رکھنی * جورو لڑکے کے خاطر سے خلاف حکم خدا اور رسول کا کام کرنا * جورو کو اپنے خاوند سے نافرمانی کرنی * خاوند کی بلائی عورت کو حاضر نہونا * ہر بات مین اسکی ناشکری کرنی * اسکی دئی چیز کو اپنے تکبر سے ناچیز سمجھنا * بے اجازت خاوند کے سوائے ماباپ کے دوسرے کے گھر جانا * اور نے حکم اسکے کسی نامحرم کے روبرو ہونا * خاوند کے مقدور سے کھانے پینے مین زیادہ طلبی کرنی * ہر بات مین اسکے دل کو رنج مین ڈالنا * اسکے مال کی حفاظت نکرنی * عورت کو سر منڈانا * عورت کو مرد کی صورت بنانا * مرد کو عورت کی صورت بنانا * خلاف شرع کسی قبر کی زیارت کرنی * یا اسواسطے سفر کرنا * عورت کو عورتون سے مساحقہ کرنا یعنے چپٹی لڑانی * کھانیکو برا کہنا * کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا * باوجود قدرت کی نصیحت کو ترک کرنا * لوگون کے دکھلانے کو عبادت کرنی * اپنی عبادت و تقوی پر دعوا کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند رکھنا * بردہ فروشی کرنی * تالاب شب کا

قبر کی اس کے واسطے جانور ذبح کرنا* قبر کو سجدہ یا طواف کرنا* جاندار کی تصویر بنانی*
یا اسکو اپنے گھر مین رکھنا* حرام کے روپیون سے مسجد عیدگاہ یا کوئی مکان عزت
کا بنانا* جس قبر مین لاش نہو اسکو سلام زیارت کرنا* تعزیہ بنانا* مرثیہ خوانی کرنی
اسکے غم مین گریبان پھاڑنا* یا چھاتی کوٹنا* یا چلا کر رونا* یا عمی کا کپڑا ٹھہرا کر پہننا
اسکے نام کی بدھی ڈالنی* اور ناک کان چھیدنا* ناک کان کے چھیدنے کو بہتر
جاننا والا لڑکیون کے کان چھیدنے مین مضایقہ نہین* شب برات مین گھر اجھرنا
چراغان کرنا قبرون پر روشنی کرنی* کھیر کھلانی سالگرہ اطفال کی کرنی* مجلس
بسم اللہ لڑکون کی کرنی* بڑی دھوم سے واجب جان کے* بیڑا اٹھانا* اور رسمین
جو کافرون کے مسلمانون نے سیکھین ہین کرنی* جیسے سہرا منڈوا گنٹھ لگن
باندھنا* رت جگا کندوری چوتھی مردے کا سوم دسوان چالیسوان چھ ماہی برسی
کرنی* روح لگانی* باولی سدات روٹی میٹھا پولی روالی دٹیا جتیا کرنا*
مردے کے سرہانے چراغ جلانا* اسے گھاس پر لٹانا* مرنے کے سبب ہانڈی
باسن آگ پانی پھینکنا دھونا* سر مین گلے مین سیندور لگانا* غلہ کو ہتیار کو
زمین کو سلام کرنا* قبر پر گھر بنانا* قبر پکی کرنی چونا لگانا* قبر پر کپڑا اوڑھانا*
جال بال کو پوجا کرنا* ست پیر کی پوتھی سننی* غازی اور مدار کا جھنڈا اٹھانا*
لال بی بی اولا بی بی ٹھکری بی بی آسان بی بی کا روزہ رکھنا* اور سواچہ کا روزہ
مشکل کشا کے نام پر رکھنا* منت ماننا لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان
دریا خان کے نام کا بکرا کرنا* یا ان کے نام پر فاتحہ دینا* اور ان سے اعتقاد
رکھنا کہ یہ سب فی الحقیقت جن ہین یا شیطانون نے لوگون کی بہکانے کے
واسطے ایسے نام اپنے رکھ لئے ہین یہ سب نذر و نیاز انکو پہنچی ہے* کھانے
کو روئی کو چاول دوب وکیلر ٹیکا دینا* شگون اور فال پر اعتقاد کرنا* نجومیسے

نیچے پائجامہ یا دامن لٹکانا * اپنا ستر دوسرے کو دکھانا یا اور کا ستر دیکھنا
جنیو اور گھر دھنی باندھنی * مٹی کے بس بدھنے سے استنجا کیا اس سے وضو
کرنے کو حرام جاننا * بے تہ بند لنگوٹا مارنا * ناپاکی کے حالت میں مسجد میں
جانا * اور ایسی حالت میں اور بے وضو مصحف کو چھونا * نماز پڑھنی یا طواف کعبہ
کرنا * بدن میں گودنا گدانا * عورت کو سر کے بال چینی * یا چٹیلا ڈالنا * اور
مرد کو پٹا یعنی زلف رکھنا * عورت کو مارکین کپڑا جس سے بدن نظر آوے
پہننا * امام سے پہلے کوئی حرکت نماز میں کرنی * نشے کی چیز سے کمائی کرلی *
مشرکہ کو نکاح کرنا * عورت سے نکاح کرکے اسکو زنا کی رخصت دینی * یا آپ
راضی ہونا * جانور سے وطی کرنا * منھ مارنا * عدت کے درمیان نکاح کرنا *
مسلمان ہونے میں توقف کرنا * از راہ دوا عورت کو مول لینا * یا بیچنا *
جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا * جمعہ اور جماعت کو ہو سکتے ترک کرنا * الٹی نما
حدود میں درگذر یا سفارش کرنی * جان بوجھکر قرآن میں غلطی پڑھنی * جاندار
کی تصویر کا کھلونا بنانا یا مول لینا * سلام کا جواب نہ دینا * اپنی خوشی سے جل
جانا یا ڈوب مرنا * ہمسائے کو دکھ دینا * دعا کے وقت آسمان کی طرف
دیکھنا * کفار سے لباس اور صورت میں مشابہت پیدا کرنی * جانوروں لڑانا *
سب سے خارج ہونا یا داخل ہونا * شرع کے کام پر ہنسنا * مصلے کے آگے
سے گذر جانا * شارع عام کو تنگ کرنا * روپیے پیسے میں خلاف شرع
ملگانا یا پیرت لینی * بعضی حروف اسلام کو چھپانا * روپے پیسے کا جا حرف
یا * نوکر کو اپنے منیب کی خیر خواہی نکرنی * کسی قسم سے غلہ یا ملک یا جیسی
چیز بیچنے کی چیز میں وزن کے واسطے پانی یا بالو اور کوئی چیز ملانی *
ہلکے ہونے سبکے واسطے بیچنے کی چیز میں جانے بوجھے نقصان کو

سردار سے ظاہر نہ کرنا * مسلمانوں کے عیب ڈھونڈھنی مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ اپنے فسق سے باز آئے * کسی مسلمان کو دوزخی کہنا * کبوتروں کا اوڑانا * اور مرغ لڑانا *

بہ افضال مجیب الدعوات یہہ رسالہ موضح
الکبائر والبدعات کا بھی واسطے
فایدے خاص و عام کے
تمام ہوا آمین یا
رب العالمین

۹۸۶